DAMAGE BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_226006

UNIVERSAL
LIBRARY

روشنی بخش چراغ دین و ایمان کی فیض سی

الحمد لله علی احسانه که معجزه هذا من تالیفات حاجی مولوی محمد غلام اکبر خان مرحوم سوریه

برہان الاعجاز

فی

ظہور الاعجاز

بفرمایش طالب حق محمد عبد الحق تصحیح تمام بسعی مالا کلام و تنقیح تمام

مطبع صاحب فاروقی مین ضیای طبع سی نورانی ہوا

۱۴ مئی ۱۹۲۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ثنائی حضرت رحمٰن و اللہ — یہی کافی ہی کہہ الحمد للہ
اسی مین ہی ثنا کا مرحلہ طے — تو خز الحمد للہ ہو نہ در پے
وہ جامع حمد یہہ قران مین آئی — کہ اوسنی اپنی امی کو بتائی

نعت

وہ امی کون فخر دین و ملت — وہ امی مصدر اسرار وحدت
وہ امی صاحب و مخدوم جبرئیل — وہ امی ناسخ توریت و انجیل
وہ امی مفخر عرض و سماوات — وہ امی مشرف وعز برایات
وہ امی مخزن علم خداوند — کہ جسکی آگہی ہر عالم کا دم بند
وہ امی عارف علم معانی — وہ یکتا کوئی بہی جسکا نہ ثانی
وہ امی عالم علم لدن سے — وہ امی واقف اسرار کن ہے
وہ امی جسکی بعثت اور رسالت — بحق امت مقبول رحمت
وہ امی جسکی ذات باکرامت — پی الزام ہر بی دین حجت
وہ امی جسکی اک اک بات اعجاز — وہ امی جس سی عاجز فتنہ پرداز

وہ امی کیا کہون مین اب کہ کیا ہی ۔ دلیل دین حق ہی معجزہ ہے
وہ امی جسکی فرخندہ بشارت ۔ رقم توریت مین ہی با وضاحت
وہ امی وصف مین جسکی خود انجیل ۔ مبشر ہی با جمال و تفصیل
وہ امی کون محبوب الہی ۔ محمدؐ جسنی ہی معراج پائے
سلام اوس نور رب العالمین پر ۔ سب اوسکی آل اور اصحاب دین پر
جنہون نی ملت حق کو جمایا ۔ جہان سی کفر و باطل کو اوٹھایا
نچھوڑا مشرکون کو تا بہ مقدور ۔ کیا ملک خدا سی شرک کو دور
کوئی مد نظر ملحد نچھوڑا ۔ برابر دہریونکی سر کو توڑا
کیا آتش پرستونکو بہت زیر ۔ تمامی اہل باطل پر رہی شیر
کئی لاکھون یہودی دین مین داخل ۔ دکہائی جرأت اسلام کامل
ہی اسپر دال مضمون احادیث ۔ کئی صدہا مسلمان اہل تثلیث
عجب اصحاب دین نی کفر توڑا ۔ لیا چین چین کی سرکش کو نچھوڑا
دکہا دی جرأت اسلام اقدس ۔ لیا سب ملک تا بیت المقدس
ہر ایک جانب نیزۂ اسلام گاڑا ۔ کیا چت سرکشونکو اور پچھاڑا
یہہ تہا ایک معجزہ حضرت کا لاریب ۔ اسی کا نام ہی ہان نصرت غیب
کہان ورنہ وہ سلطان و خواقین ۔ کہان یہہ لوگ درویش و مساکین
ولی ہیتھین کو ہی آپ کی یار ۔ جو تہی وارد ہوا یہہ اوسکا اظہار
ہوا یہہ معجزہ حضرت کا اظہر ۔ مگر ہی عقل سی یہہ کام باہر
کہ ایسی بی سر و سامان مساکین ۔ خواقین جہان سی ملک لین چہین

یونہین ہین معجزہ حضرت کی صدہا ‌ ‌ ‌ بدیہی ہی تواتر جنکا پیدا
اگر انصاف سی دیکھی معاند ‌ ‌ ‌ اسی دم ہو مسلمان چھوڑکر ضد
مگر ہی وہ تعصب دل پہ طاری ‌ ‌ ‌ کہ بن کر ہٹ دہرم ہوتا ہی ناری
مین اب ایک معجزہ کرتا ہون یہان نقل ‌ ‌ ‌ جسی سنکر تیری حیران ہو عقل
سنو سب اسکو اور ایمان لاؤ ‌ ‌ ‌ تعصب اپنی دل سی تم مٹاؤ
جہود و گبر ترسا و نصارا ‌ ‌ ‌ یہود و ملحد و صاب آشکارا
منافق مرتد و دہری و زندیق ‌ ‌ ‌ ہر ایک سی ہی میری یہہ عرض تحقیق
کہ تم سب بر سر انصاف آؤ ‌ ‌ ‌ کہ تا اس معجزہ سی راہ پاؤ
رہی ہرگز نہ پہر انکار تمکو ‌ ‌ ‌ کری یہہ معجزہ دیندار تمکو
سنو اسلام مین ہین دو کتابین ‌ ‌ ‌ ہی قطعی اور یقینی جنکی باتین
ہی لکہی ونمین جو کوئی روایت ‌ ‌ ‌ یقینی ہی وہ بالاجماع امت
لہذا ہین مفید صدق ہر دو ‌ ‌ ‌ اب اونکا نام ہی بتلاؤن سبکو
بخاری ہی اور مسلم اونکا ہی نام ‌ ‌ ‌ جنہین سب جانتی ہین خاص و عام
نمانی اسمین جو کوئی میری بات ‌ ‌ ‌ وہ دیکہی جاکی تدریس و دراسات
کہ کیا لکہا ہی اون دونو کی بابت ‌ ‌ ‌ باجماع جمیع اہل سنت
ہوا القصہ جب یہہ سبکو معلوم ‌ ‌ ‌ تو اب وہ معجزہ ہوتا ہی مرقوم
ہی اون دونو کتابونمین بعین ارقام ‌ ‌ ‌ باسناد صحیح و صدق انجام
جناب بو ہریرہ باصداقت ‌ ‌ ‌ بیان حضرت سی کرتی ہین روایت
کہ ہان اوس سرور دین سی مقرر ‌ ‌ ‌ ہوئی پیشین کوئی اسطرح پر

کہ محشر کی بپا ہونی سی پہلے
عرب کی ملک مین یعنی سن ای یار
کہ جسکی روشنی مین ای دل آرا
ہو یعنی اسقدر وہ آگ روشن
عرب سی شہر بصری تک غرض غور
ہی بصری شام مین ایک شہر کا نام
غرض یہہ ہی کہ وہ آگ ای دلارام
سو یہہ پیشین گوئی بی کم و کاست
کہ جب ہجرت کی چہسو اور چون
تو بس ماہ جماد آخر مین وہ نار
عرب مین شہر طیبہ کی برابر
بسانِ شہر اعظم حیثیت مین
عجب تہی کچہہ عظیم الشان وہ نار
تہی بارہ میل لمبائی مین وہ نار
فزون تر قد آدم سی بلندی
یہہ کیفیت تہی اوسکی زجر مدکی
غرض لکہا ہی یون وہ نار اعجاز
پہاڑون کو گلا دیتی تہی وہ آگ
مگر با این ہمہ کہتی ہین وہ نار
عجب یہہ بات تہی کچہہ اوس سی پیدا

عرب کی ملک مین ایک آگ پہلے
وہ نار شعلہ زن ہوئی نمودار
ہو روشن گردن شتران بُصریٰ
کہ جمکی اونٹ کی بُصریٰ مین گردن
کری اوسکا منور گرچہ ہی دور
عرب سی دور تر ای نیک انجام
کری روشن عرب سی لیکی تا شام
ہوئی ہی ہمین وعن سب آپکی راست
ہوئی ہین منقضی بعد آپکی سن
بتاریخِ سوم جمعہ کو ای یار
ہوئی ای جان عشا کی وقت اظہر
بہت ہی لمبی چوڑی کیفیت مین
ہو جیسی قلعہ برج و کنگرہ دار
تہی چوڑائی مین سب میل اوسکی بر جا
لکہی ہی اوسکی باصد ارجمندی
کہ مثل بحر موجین مارتی تہی
لگاتی تہی برنگ رعد آواز
ہر ایک پتہر جلا دیتی تہی وہ آگ
نکرتی تہی کہین نقصان اشجار
کہ جس سی قدرت حق تہی ہویدا

رہا کرتا تہا اوس سی یہہ اوجالا
مدینی کی تمامی خاص و عام
لکہا ہی مردم ام القری سب
عرب سی شام تک بل اوس سی بہی دور
عجب کچہہ نور تہا اللہ اکبر
لکہا ہی یون کہ چون وزوہ آگ
ہوئی سن خمسہ سو چون ہی مین پہر گم
تہی اوس آتش کی جب آتش فشانی
لکہا ہی قسطلانی نی یہہ احوال
اسی ڈہب سید سمہودی نی بہی
خلاصہ کر کی عالم مین ہی مشہور
میری جان دیکہہ لی تو جذب و لمعات
بحمد اللہ ہوا یہہ معجزہ ختم
یہہ وہ پیشین گوئی ہی باظہار
یہہ وہ پیشین گوئی ہی بلا ہرج
وقوع سی پہلی ہی سن چار صد سال
مظنہ تک ہی شک و شبہ کا دور
ذرا پہر خدا انصاف پر آ
دعا کرتا ہون مین تو بول آمین

کہ تہی شب روشنی مین دل سی اعلی
کیا کرتی تہی شب کو دن کی سب کام
نظر کرتی تہی نور اوسکا دم شب
پہونچتا وقت شب اوس نار کا نور
ہوا تہا منزلون عالم منور
رہی ہی مشتعل عالم مین یہ آگ
کہ تہی جسدن جب کی بست و ہفتم
تو تہا وہ عہد عہد قسطلانی
تمام اوس آگ کا بی قیل و بی قال
بیان مین ایک کتاب اوسکی ہی لکہی
چمکتا جس مین ہی اوس نار کا نور
کہ تا تصدیق ہو تجکو میری بات
باسناد صحیح ای جان بی خصم
نہین جسمین عدو کو جای گفتار
ہی صدہا سال سی قبل از وقوع درج
بخاری اور مسلم مین تہا یہہ حال
معاند مان مت کہو عقل کا نور
نکر چون و چرا اسلام ہی لا
کہ تا ہاتہہ آئی تیری نیک آئین

ع جل الاعجاز
ع فل الاعجاز
ع نار الحجاز ۱۲
ع خلاصۃ الوفا
ع بخاری و المصطفی ۱۲
ع جذب القلوب
الی ارض الحجاز ۱۲
ع لمعات
شرح مشکوۃ ۱۲

مناجات

الہی سب کو راہ راست پر لا ۔ طریقہ احمد مرسل کا دکھلا
یہودیت کو اور نصرانیت کو ۔ کریں سب ترک لیں حقانیت کو
کوئی تثلیث باطل کو نہ مانے ۔ تجھی ایک بی زن و فرزند جانی
الہی حشر مین تیرے بدولت ۔ ہو شافع حضرت ختم رسالت
الہی جو کوئی اس دین مین آئی ۔ شفاعت احمد مرسل کی وہ پائی
میرا شافع شفیع المذنبین ہو ۔ مراد وہ رحمت اللعالمین ہو

دعا اکبر کی یہہ سن لی الہی
بحق اقتدار مصطفائی

قطعہ تاریخ از مؤلف

مجھسی اور یہہ نظم دین اللہ کی ۔ اس سرفرازی پہ سو سو ناز اب
نظم اعجاز رسول انس و جان ۔ لکھہ کی ہون منکر پہ سرفراز اب
دشمنون پر کیون ہون فیروزمند ۔ نصرت حق نی کیا ممتاز اب
رات دن تائید دین کا ہی خیال ۔ ساز پر ہی طالع ناساز اب
صدق دین پر لکھدیا یہہ معجزہ ۔ نظم ارد وائی صداقت باز اب
اسکی تاریخ سن تالیف پر ۔ یون کہا ملہم نی بن ہمراز اب
پھر ہر گمراہ روشن کر دیا ۔ نظم حق مین کہہ چراغ اعجاز اب

۱۲۸۹ ھ

از نتائج افکار مولوی سید منصور علی صاحب

ہوتی یہہ شعلہ بازی نظم اچھی ۔ خدا کی کارسازی نظم اچھی

جو پوچھی دل سی تاریخ اسکی منصور	کہا تاریخ حجازی نظم اچھی ١٢٨٩

ایضاً

زہی تاریکہ گلزار حجازی ست	بقول شاہ ابرار حجازی ست
چنین تاریخ نظمش گفت منصور	پس این نور یقین تار حجازی ست ١٢٨٩

تاریخ طبعزاد ناثر بیدل ناظم بیمثل منشی حبیب الدین سلمہ

جب آئی ختم پر یہہ نظم اکبر	ہوا دل کیا ہی خوش اللہ اکبر
کہان طاقت ہی کلک دو زبان مین	کہان وسعت ہی تقریر و بیان مین
کہ اوسکا حال کچھہ تحریر کیجے	کہ اوس احوال کو تقریر کیجے
کبھی خوش تہا کہ ہی ذکر پیمبر	کبھی خوش تہا کہ ہی تصنیف اکبر
غرض اس عالم عشرت مین ایکبار	کہا دل نی کہ سوزان دل افکار
مجھی ایکبات کی مدت سی ہی فکر	کہا مینی کہ اوسکا جلد کر ذکر
کہا غفلت بہلا اتنی بہی کیا ہی	کہ حق نعت محبوب خدا ہی
اور اسمین تو رہی اسطور قاصر	خدا کو کیا دکہائیگا منہ آخر
کہا مینی بجا لیکن کرون کیا	نہین دیتی ہی فرصت فکر دنیا
کہا جو ہو سکی مینے کہا کیا	کہون تاریخ فرمایا کہ اچہا
وہین جب تفکر مین گیا سر	ندا آئی یہہ ہے منظوم اکبر ١٢٨٩
کہا پہر بی سر اعراض و انکار	ہوئی کیا مثنوی تارہ طیار ١٢٨٩

الحمد للہ والمنت کہ معجزہ ہذا من تالیفات حاجی مولوی محمد غلام اکبر خان صاحب در مطبع فاروقی دہلی باہتمام محمد معظم طبع شد

صفحہ ۴ سطر اول [illegible]

او سنے میری منھ میں ایک نیا گیت ڈالا جس سے میں اپنے خدا کی ستایش کرتا ہوں

۴۰ زبور ۳

الحمد للہ کہ یہ ترانہ نشاط فزا از تصنیفات عالیجناب امام الکل فن مناظرہ الملقب بہ محمد سید ابو المنصور صاحب

الموسوم بہ

لحن داؤدی

۱۲۸۹

درجواب نغمۂ طنبور

مباحثہ پادری عماد الدین و مجتہد العصر لکھنو حسب فرمایش حافظ داؤد بیگ صاحب

بہ تصحیح تمام

در مطبع میور پریس دہلی باہتمام عقیدت نشان بندہ بلاقی داس طبع شد

وہ ایک نیا راگ گائے کہ تو ہی اس لایق ہے کہ اوس کتاب کو لیوے اور اوسکی مہرین توڑے

مکاشفات ۵ باب ۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خداوند کا ایک نیا گیت گاؤ (۹۸ زبور ۱) بربط چہیڑتے ہوئے خداوند کی ستایش کرو اور دس تار کا ساز بجاکر
اوسکی ثناخوان ہو اوسکے لئی ایک نیا گیت گاؤ سنگہرائی سی بجا بجا کر خوشی سی چلاؤ (۳۳ زبور ۲و۳) گاتے ہوئے
اوسکے حضور حاضر ہو (۱۰۰ زبور ۲) قرنائی پھونکتے ہوئے اوسکی ستایش کرو اور بربط چہیڑتے ہوئے اوسکی
ستایش کرو دف بجاتے ہوئے اور ناچتے ہوئے اوسکی ستایش کرو تار والے سازونکو اور بانسلی کو بجاتے
ہوئے اوسکی ستایش کرو پُر آواز جہانجہہ بجاکر اوسکی ستایش کرو بلند آواز مجیرے بجا بجا کر اوسکی ستایش کرو
(۱۵۰ زبور ۳-۵) والصلوۃ والسلام علے نبی الاسلام والہ العظام واصحابہ الکرام الے یوم القیام ۵ جنیہ ہے
قانون کرم کا مدار جار بین وہ زینت ایشردہ ہزار ہوگا نہ اثنا عشری تو کبہی چار کو حب تک نہ گنی تین یار
اندنون نغمہ ہائے نیم رنگ ور زمہائے خارج آہنگ پادری عماد الدین مصنف نغمہ طنبور و مجتہد العصر لکہنو
نزدیک و دور ہو رہے ہین ایک طرف سی تو پادری صاحب نے اپنی ڈیبرکی اوڑائی ہوئی کو صول فاختہ یا پردہ قمری
سمجھہ لیا ہے اور دوسری طرف مجتہد صاحب دیسی بدل بین صفاہان سراپے نو روز عجم بل حجاز آہرا ہے
نو روز عرب پا جاتے ہین جیسا کہ خود پادری صاحب اون نیم ثقیل الفاظ پر اسطرح سر دہن رہے ہین کہ اگر
منظور نہو تو اختیار ہے جیسی الفاظ چاہین لکہین مگر یہہ تحریر علم و فضل ظاہر کرنیکے لئی نہین بلکہ حق بات
ظاہر کرنا منظور ہے انتہی پادری صاحب کا اس پردہ مین مطلب یہہ ہے کہ اگر مین ہی اسطرح بے سُر کی الاپون
تو وہ انگریزی اصطلاحین سارے فرنگی محل کے علما ہی سمجہہ سکین اپنی غیر معروف لغات کا استعمال روزمرہ
کی گفتگو مین محض بے وقت کا راگ بلکہ روگ معلوم ہوتا ہے پس ان دونون تحریرون نے بندہ محمد سید ابو المنصور
بن محمد سید علی صاحب رحمہ اللہ عز شہر الہ ہو کی نظر سے گذر کر سرود مستان یاد دلایا بے اختیار صریر قلم
ترانہ سنج تفاوت زیر و بم ہوگیا اور چونکہ یہہ جواب نغمہ طنبور کا ہے اسکا نام لحن داودی رکہا

مثنوی جب نغمہ سنجی ایام
کا بعدم گشت نغمہ طنبور
شد ز مضمون ترانہ ہا پیدا
حسن الفاظ و خوبی ترکیب
سال ہے ددو کس باین زود بست

مہر و مہ را شدہ جلاجل نام
دل کند وجد بر چنین تحریر
چون نی خامہ گشت نغمہ سرا
نی کلکم کہ این نوا سر کرد
ردد و شربہ لحن داؤد بست
سنہ ۱۲۸۹ ہجری

نفخہ صور شد دم منصور
جان برقص آید از نوای صریر
نرم تقریر چون نوای غریب
باربد آمد و ثنا سر کرد
الحاصل اس ہرزہ سرائی کا مدعا

حاصل اسمقام پر یہہ ہے کہ آپنے بقول شخصے گوئیّ کی زبان نرہے اور ناچنے والیکا پانو نرہے مجتہد العصر لکھنو سید علی محمد صاحب سے چہیڑ چہاڑ شروع کی اور اپنا خط معہ چودہ سوالونکے بہیجکر چار شرطین بعد دام آلات آہنگ مقرر کین اول یہہ کہ جواب تحقیقی ہو الزامی نہو دوسرے جواب مختصر سلیس اردو مین ہو عربی آمیز اردو مین نہ لکہین سیوم حدیث سے دلیل لاکر جواب ندین سوا قرآن کے چہارم جو عبارت القاب مین کمی ہوئی ہو معاف کرین چودہ سوال یہہ ہین

(۱) نجات اعمال سے ہوگی یا شفاعت سے

(۲) نیک اعمال سے کل اوامر و نواہی کا بجالانا مراد ہے یا جسقدر ہوسکے

(۳) کون کون شرط شفیع مین چاہئی

(۴) ہر ایک پیغمبر یا نبی اپنی امت کا شفیع ہے یا خاص ایک شخص تمام اولین و آخرین کی شفاعت کے لئے خدا نے مقرر کیا ہے

(۵) قران مین وہ کونسی آیت ہے جسمین جناب محمد صاحب نے اقرار کیا ہے کہ مین شفاعت گناہگاران کرادونگا۔

---

(۶) سورہ بنی اسرائیل کے ۹ رکوع مین ہے عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا لفظ مقامًا محمودًا کی نسبت تفسیر بیضاوی مین لکہا ہے ہُوَ مُطْلَقٌ فِیْ کُلِّ مَقَامٍ یَتَضَمَّنُ کَرَامَۃً یعنے مقام محمود عام ہے ہر مقام کو جسمین عزت ہو حال آنکہ اوپر نیچے کی آیت دیکہنے سے ظاہر ہے کہ مکے سے مدینے جاکر حضرتکو عزت ملنے کا ذکر ہے پس اگر یہہ مطلق اس قرانی قرینہ

خاص مدینہ والی عزت سے مخصوص سمجھا جاتا تو عین انصاف اور قرین قیاس ہی تھا اگر ابی ہریرہ کی حدیث کے سبب قرانی قرینہ چھوڑ کر شفاعت کے مقام میں یہہ مطلق کس دلیل سے خاص کیا جاتا ہے

(۷) سورہ بقر کے ۳۴ رکوع میں ہے مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ اس مقام پر شفاعت کے باب میں آنحضرت کی نسبت وجہ خصوصیت قرآن سے کسطرح پیدا ہوتی ہے کہ اونہیں کو اذن ہوگا دوسرے کو نہیں

(۸) سورہ والضحی میں ہے وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی = خدا تجھے دیگا تو راضی ہوگا = جلالین میں ہے آخرت میں اچھی چیزیں دیگا تفسیر بیضاوی میں ہے غلبہ دین اور کمال نفس دیگا تفسیر حسینی میں ہے مرتبہ شفاعت دیگا تفسیر مدارک میں ہے ثواب اور مقام شفاعت دیگا = پس اس عام بات کو خاص مرتبہ شفاعت کس قرانی آیت کی برانگیختگی سے سمجھا جاتا ہے

(۹) عصمت انبیا کے کیا معنی ہیں آیا پیدائش سے موت تک اونکا گناہ میں پڑنا ناممکن ہے یا نبوت کے بعد گناہ نہیں کر سکتے یا کوئی اور معنی عصمت انبیا کے ہیں

(۱۰) لفظ صالحین اور معصومین میں کیا فرق ہے

(۱۱) قران میں وہ کونسی آیت ہے جو عصمت انبیا پر نص ہے سورہ اور آیت کا نشان بتلا کر وہ آیت اور اوسکے معنے کسی معتبر تفسیر سے لکھیں

(۱۲) قران میں لفظ عصیان اور ذنب بعض پیغمبروں کی نسبت مرقوم ہے اور بعضے کبیرہ گناہ جیسے قتل کذب امر شکنی کا بھی ذکر بعض پیغمبروں کی نسبت لکھا ہے مثلاً آدم کا امر شکنی کرنا موسی کا قبطی کو قتل کرنا ابراہیم کا یہہ جھوٹھہ کہنا کہ میں بیمار ہوں یا آنحضرت کا غفران ذنوب ہونا جیسا کہ مذکور ہے اور اوسکی تاویل یوں کرنا کہ یہہ ترک اولے اور زلات کا بیان ہے وہ کونسی قرانی آیت ہے جسکے سبب یہہ تاویل کیجاتی ہے

(۱۳) قران سے کون کون علامت نبوت آنحضرت کی نسبت ثابت ہے

(۱۴) شیعہ فرقے میں کون کون کتاب علم حدیث کی معتبر سمجھی جاتی ہے اونکے نام بیان

فرما کر اون کے مولفون کے نام بھی بتلاوین اور پہلی کتاب کی بابت کاسن بھی براہ نوازش کسی کتاب کے حوالہ سے لکھیے

— الراقم نیاز مند عماد الدین از مقام امرتسر ۲۲ — اپریل سنہ ۱۸۸۰ع

اسکے جواب مین مجتہد صاحب نے جو پادری عماد الدین کو خط لکھا اوسمین مطلق پادری کو یہہ الزام دیا کہ جبکہ پادری صاحب نے اپنے خط سوم مین مجتہد صاحب سے منجملہ چار شرطون کے تیسری شرط یہی لکھی تھی کہ حدیثون سے دلیل لا کر کوئی بات رقم نفرماوین انہی تواب چوتھے سوال مین کتب احادیث کے نام اور سنہ تالیف وغیرہ دریافت کرنیسے کیا مطلب مگر دوسری شرط مندرجہ خط پادری صاحب کے جواب مین مجتہد صاحب نے لکھا کہ علماء کو استعمال الفاظ عربیہ اور اصطلاحات علمیہ سے چارہ نہین اور استدلال بجز آیات قرآنیہ کے احادیث سے نکرنا اس قبیل سے ہے کہ ہم کسی عیسائی سے کہین کہ تمام اصول و فروع و عقاید کو اپنی محض انجیل متی سے ثابت کرے اور انجیل یوحنا سے ہرگز کسیکا اثبات نکرے — ہمارے مذہب مین ادلہ اربعہ شرعیہ سب علے السویہ حجت ہین وجوب نماز کو قرآن سے ثابت کرتے ہین اور تفصیل رکعات و شرائط و آداب کے احادیث و اجماع وغیرہ سے پس بعض کو معتبر جاننا اور بعض کو غیر معتبر کسی مذہب کی بنا پر درست و راست نہین ہوسکتا **اقول** یہہ جواب مجتہد صاحب کا معقول و جمہور پسند ہے اسکے رد کرنیکا عماد الدین نے نام تک نہین لیا باوجود اسکے اپنی وہی گت بجائے گئے کہ حدیثین بدلایل خمسہ میزان الحق غیر معتبر ہین جب تک آپ کی طرفسے اونکے شافی جواب عنایت نہون تب تک ہملوگ حدیث کا اعتبار نہین کر سکتے (تتمہ طنبور صفحہ ۳۲) لیکن مین کہتا ہون کہ خود عماد الدین کی ہدایت المسلمین اور تحقیق الایمان مین توریت و انجیل کے کتنے ہی مقام جنمین تحریف ہوئی گنوائی ہین اب جب تک کہ وہ تحریف کا گمان باطل نکیا جاے تب تک انجیل وغیرہ سے کیونکر کوئی دلیل پیش ہو سکتی ہے اور وہ دلائل میزان الحق کیا ایسے ہونگے کہ جنکا جواب آجتک ہندوستان مین کوئی ندیسکا آپ کی ہدایت المسلمین کا جواب تو ایکمدت سے میرے پاس پڑا ہوا ہے اور یہہ دلایل کیا تانسین کا لگایا ہوا سُرگم ہے جسے کوئی رد نہین کرسکتا یا بیجو باورے کی جھنجوٹی جسے کوئی سمجھہ نہین سکتا یا نانک گوپال کی ترنگ ہے جو سننے والیکو ہمہ تن گوش کر دیتی ہے باقی سراپا مدہوش اور چونکہ دلایل مندرجہ میزان الحق راگنیون کے شمار سے زیادہ نہین ہین مگر تواریخ محمدی مین پادری عماد الدین نے

اس قسم کی چند دلیلین بعد راگ ہا لکھین بھیجدیا کہ نغمۂ طنبور کی صفحہ ۹۲ مین مرقوم ہی اب ہمین فانڈر کی راگینون پر کان لگانا چاہیئ یا پادری عماد الدین کی راگون پر۔ کیونکہ عماد الدین کی مقابل مین فانڈر کا قول ایسا معلوم ہوتا ہی ع طوطی دفالی کہاتا پہری حلبی تال مین + لیکن جب چنگاڑہ فانڈر یا تش زنگ عماد الدین اسکا پیش نظر ہوگا سراپا مسیر اہونا دیکہا جائیگا بالفعل تو یہہ ایک ہی دلیل کہ وجوب نماز کو قرآن سے اور اوسکی ترکیب او تفصیل احادیث اور اجماع وغیرہ سی ثابت کرتی ہین مخالف کی کان مین صور اسرافیل کا کام کرگئی کیونکہ یہہ تو وہ ترانہ روح افزا ہی جس سی نہ کوی مومن انکار کرسکتا ہی نہ مشرک اور جبکہ ہم اپنی ہی دینی ضروریات مین حدیث وا جماع کی وسیلہ احکام قران کی تکمیل کرسکتی ہین تو کسی غیر کے مقابلہ مین کیونکر حدیث کو پیش نکرین کیونکہ حدیثین تو انجیل مرقس ولوقا و کتاب اعمال وغیرہ سے صریح زیادہ معتبر ہین یعنی ان کتابون کی مصنف تو ہماری اور تمہاری دونون کی معلومات کی بموجب حواری نہین ہین اور احادیث تو ہماری عقیدہ کی بموجب حضرت رسول اللہ صلعم کی فرمای ہوی ہین پس انجیل مرقس و لوقا و کتاب اعمال وغیرہ تو خدا کا کلام سمجھی جائین اور حدیثین پیغمبر کا بہی کلام نسمجھی جائین۔

پہر پادری عماد الدین مجتہد صاحب کو نصیحت کرتی ہین کہ یہہ مثال۔ کہ اپنی تمام اصول و فروع وعقاید سنی کی انجیل سے ثابت کر یوحنا کی انجیل سے کوی بات ثابت نکر۔ یہہ صریح البطلان ہے یہہ مثال درست نہین ہی اگر مین یون کہتا کہ سورہ بقر سی ثابت کیجی آل عمران سی کوی ثبوت نلانا تو یہہ مثال درست ہوتی کیا آپ کی عقیدہ مین قران وحدیث واجماع و قیاس برابر او رایک جنس کی چیزین ہین ہرگز نہین۔ پرمتی اور یوحنا کی انجیل بلکہ پیدایش سے مکاشفات تک سب کا سب برابر کلام الٰہی اور ایک جنس کی چیز ہے الخ اقول ابہی ثابت ہوا کہ لوقا و مرقس و اعمال یہہ تمام کتابین کی کتابین غیر الہامی اور بالاتفاق حدیث کی درجے سے بہی گری ہوی ہین اور عماد الدین پیدایش سے مکاشفات تک برابر کلام الٰہی بتاتی ہین مگر یہہ الزام جو نادرستی مثال کا مجتہد صاحب کو دیا گیا یہان تو پادری لنے

مجتہد صاحب کو خوب ٹھٹھکیون مین اوڑایا حقیقت مین اس فن سے ناواقف ہونی کے سبب مجتہد صاحب کو اتنی بات سننی پڑی ۵ جو آہنگ بر بط بود مستقیم ✤ کے از دست مطرب خورد گوشمال یہی سلوات مجتہد صاحب کی دیکہکر عمادالدین نے اپنا طنبورہ وہان جا چہیڑا

اسکے بعد مجتہد صاحب نے پادری عمادالدین کے چودہ سوالون کا جواب مولوی سید ابوالحسن سے لکہوا کر اپنی مہر و دستخط سے معہ اسنہ سوالات مولوی سید کلب باقر کے عمادالدین کے پاس بہیجا جسکے جواب مین پادری صاحب فرماتے ہین کہ میرے سوالات آپ سے ہین اگرچہ غیر لوگ (آپ کی بہار جگہ) تحریر یا تلاش مین جناب کی مدد کرین تو کچہہ مضایقہ نہین ہے انتہی پس مجتہد صاحب نے جو پادری عمادالدین کے سوالون کے جواب لکہنے مین جرأت کی یہہ امر نظاہر جسقدر عجیب معلوم ہوتا تہا ویسا ہی اون جوابون کے مضامین سے بہی ثابت ہوگیا اور واقعی جو شخص اپنے یہان کے بارہ مقامون سے آگاہ نہو وہ غیر کے چودہ سوالون کا جواب کیا دیسکے اور پادری صاحب کو بہی اگرچہ ساری عمر دائرہ گرجا مین شہری تہا گانی گذری اور تثلیث کی ستار کی کوی گت بہی شد بار نہین پائی باوجود اسکے چودہ جہانجہون سے مجتہد کے دامن مین جنگ زن ہوے اور سبب اس نامہ و پیام وجواب وسوال کا درمیان مجتہد صاحب اور پادری صاحب کے یہی ہوا کہ یہہ دونون صاحب ایکدوسری کے نظر مین دور کے ڈہول سہانے تہے ورنہ میرے آگے تو ان دونون کا شور وغل نقارخانہ مین طوطی کے آواز سے زیادہ نہین ہے

اب پادری صاحب کے چودہ سوالون کا جواب ازجانب مجتہد العصر لکہنو اور اون جوابون کی تردید یعنی جواب الجواب از جانب پادری صاحب جو یہان منقول ہین نغمہ طنبور صفحہ ۱۲ ۵۹ دیکہنا چاہیے — **قولہ** پہلے سوال کا جواب جو آپنے (یعنے مجتہد صاحب نے) یہہ دیا کہ مدار نجات انسان اعمال حسنہ پر ہی اور اثبات اوسکا آپ نے قران سے کیا اسبات کو مین قبول کرتا ہون لیکن اسکے سوا جو آپ نے احادیث سے تین قسم کے گناہ بیان کیے اور تینون سے ایک قسم کے گناہون کی شفاعت آنحضرت کے ذمہ لگائی اور اوسکا ثبوت قران سے نہین دیا

پس وہ حدیثین جو قران کے مخالف ہین اونکا کیا اعتبار ھی بلکہ وہ رد کر نیکے لایق ہین کیونکہ قران کہتا ہے کہ اعمال حسنہ پر نجات ھی حدیثین کہتی ہین کہ آنحضرت کی شفاعت پر نجات ہے تو احادیث نے قران کی تکذیب کی ہے الخ **اقول** ناظم بہ این طلاقت کلام جو کہ بہتی ہوے دف کی آواز سے عتبار مین زیادہ نہین ھے افسوس گاوین بہیروی بجا دین مالکوس مجتہد صاحب کا تو خیال یہہ ھی کہ گناہ تین قسم کے ہین ایکتو نا قابل بخشش ہین یعنی شرک وغیرہ دوسرے کبائر جیسی قتل نفس و زنا وغیرہ اور شفاعت اس دوسری قسم کے معاصی سی متعلق ہے تیسری صغائر جو خود بخود معاف ہو جائین گے جلدوی اعمال حسنہ مین اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ (نغمہ طنبور صفحہ ۱۵) پس شفاعت کی ثبوت مین احادیث مخالف قران مجید کیونکر ہوئین کیونکہ یہی عقیدہ تو یہود و نصاری کا ہی ہے کہ شفاعت دوسری قسم کی گناہون کے لیئے مخصوص جانتی ہین نہ یہہ کہ قسم اول کے لیئے (دیکھو متی ۱۲ باب ۳۱ اول یوحنا ۵ باب ۱۶) اب رہا اثبات شفاعت حضرت رسول اللہ صلعم یہہ قران و حدیث دونون مین یکسان ھی مثلاً حسب نص شفاعت مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ اور وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَىٰ وغیرہ مقامات قران مجید سے ثابت ہی اور ہر فعل کے لیئے فاعل لازم پس اوس شفاعت کا جو قران مجید مین مذکور ہو سوا حضرت رسول اللہ صلعم کے اور کون سزاوار ہو سکتا ھے اور آیۃ لَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ اسی عقیدہ کی صریح موید ھی

اب پادریصاحب فرماتی ہین کہ پہلے مجتہد صاحب نے نجات اعمال حسنہ پر منحصر فرمائی اور بعدہ شفاعت کا ذکر کیا مطلب یہہ کہ اگر نجات اعمال حسنہ پر منحصر ھی تو شفاعت کی حاجت کیا ھی اور اگر شفاعت پر نجات کا مدار ہے تو اعمال حسنہ نصرانی دستور کے بموجب بیکار ہین پس یہہ پادریصاحب کا محض اناڑی پن ہے کہ اس فن مین بے مہارتی کے سبب ایسا خیال کرتے ہین مسیح ع فرماتے ہین کہ پہلے چنگے کو طبیب درکار نہین (متی ۹ باب ۱۲) پس جہان کثرت اعمال حسنہ ہی وہ بوجہ اطاعت رسول مقبول صلعم نجات پائیگا اور جہان قلت

اعمال حسنہ ہی وہ بوجہ شفاعت رسول مقبول کے نجات پاجائیگا اسمین تناقض کیا ہی اب عمادالدین نے کہان ثابت کیا کہ قرآن مین شفاعت کا ذکر نہین ہی اور حدیثین مخالف قران مجید کب پائی گئین پس عمادالدین جو بے لگان ڈنکی کی چوٹ بکا او ٹہی کہ حدیثین رد کرنیکے لایق ہین اب عمادالدین رد کرنیکے لایق ہوگئے یا حدیثین —

قولہ ۲ سوال کا یہہ جواب ملا کہ شرع کی سب اوامر و نواہی ممکن العمل ہین - یہہ جواب اوس سوال کا نہین ہے ہمنے نہین پوچہا کہ شرع کی کل احکام ممکن العمل ہین یا نہین سوالکا یہہ مطلب ہے کہ اگر نجات انسان اعمال حسنہ پر موقوف ہی تو اعمال حسنہ سے کیا مراد ہی آیا ساری حکم اول سے آخر تک بموجب بیان شرع کی ریاکاری سے بچکر خلوص کی ساتھہ وقت پر ادا کرنیکا نام اعمال حسنہ ادا کرنا ہی یا جسقدر ہو سکا ادا کیئے اوسیقدر کو کہتی ہو کہ اعمال حسنہ پوری ہو گئے اور آدمی نجات کے لایق ہو گیا سو اسکا جواب نہین ملا الخ **اقول** اسکے جواب کے ذمہ وار تو مجتہد صاحب ہین لیکن مجہی بہی اپنی اجتہاد مین اختیار ہے کہ اسکا جواب سوال اول کے ذیل مین ادا ہو چکا وہان پہر غور کرنا چاہیے یعنی اعمال حسنہ اور اوسمین ریا یا خلوص کو سب جانتی ہین کہ سوا خلوص کے ریا سے کوئی نیکی مقبول نہین ہی اوسکے بیان کی حاجت کیا تھی اور جہان کثرت اعمال حسنہ ہے الخ -

قولہ ۳ سوال کا جواب یہہ ملا کہ شفاعت ماذونیت خدا سے ہے اور قرب شافع پر یہہ کچہہ جواب نہین ہے کیونکہ یہہ تو ہر مدعی شفاعت کا دعوی ہے ایک شخص کہتا ہی کہ مجہی خدا سے قرب ہی اور مین خدا کیطرف سے شفاعت کنندہ مقرر ہوں پس اس دعوی کی تصدیق یا تکذیب کی لیئے کچہہ علامات جو عقلاً و نقلاً درست ہون اوسمین دیکہلانا لازم ہے الخ **اقول** پادری صاحب کا ارشاد یہہ تہا کہ شفاعت اور شفیع کی تخصیص قران سے ثابت کرو جب یہہ سب ہو چکا تو اب شافع کے علامات پوچہی جاتے ہین اور جب علامات بیان ہون تو وہ کہینگے کہ مین اور قسم کے علامات چاہتا تہا اسلیئے پادری صاحب ہی کو اسکا قانون ظاہر کرنا ضرور ہی جس سے معلوم ہو کہ کیا کیا علامتین انکو تسکین بخش ہونگین تاکہ اوسیقدر صفات جناب رسالت مآب صلعم کی پادری صاحب کو یاد دلادی جائین

اور مختصر یہہ کہ کتب الہامی سابقہ کی بموجب اگر حضرت موسی ؑ اور حضرت سموئیل شفیع ہین (یرمیاہ ۱۵ باب ۱) اور اگر حضرت ابراہیم ؑ اور حضرت عیسی شفیع ہین تو حضرت رسول اللہ صلعم کی شفاعت سے انکار کی کوی وجہہ نہین ہی کیونکہ جو صفات انبیا سلف مین تہی وہ حضرت صلعم مین بہی موجود تہی اور سب سے زیادہ یہہ کہ رسالت کا خاتمہ حضرت کی ذات اقدس ہی پر منحصر تہا ۔

قولہ ۴ سوال کا یہہ جواب ملا کہ قران مین ایسی سوال کا جواب نہین ہی لیکن احادیث سی ثابت ہی کہ صرف آنحضرت صلعم شفیع ہین اور کوی پیغمبر شفیع نہین کیونکہ ہر کوی نفسی نفسی کہیگا الخ ۔

قولہ ۵ سوال کا جواب یہہ ملا کہ قران مین کوی آیت اس مضمون کی جسمین حضرت صلعم نے کہا ہو کہ مین شفاعت کرونگا مذکور نہین ہی لیکن حدیثون مین اور اجماعات سی ثابت ہی پس جبکہ ضرورت شفاعت و تخصیص شفیع قران کی برخلاف حدیث اور اجماعات ہی سی ثابت ہی تو کس طرح ہو سکتا ہی کہ کوی عقلمند اس ساری بنیاد کو حدیثون اور اجماعات کی بہروسہ پر قبول کریگا ایمان قران پر لادیگا او عقاید حدیثون اور اجماعات کے ساتہی ہوی پر رکہیگا الخ **اقول** ان سب باتون کا جواب مفصل لکہہ چکا ہون مگر بادریصاحب کا سوال یہ تہا کہ قران مین وہ کونسی آیت ہی جسمین جناب محمد صاحب نے اقرار کیا ہی کہ مین شفاعت گنہگاران کرادونگا انتہی اس کی جواب مین پادریصاحب سی پوچہنا ضرور رہا کہ کیا جناب رسول اللہ صلعم کا ایسا اقرار قرآن مجید مین ڈہونڈہنا چاہئی اسطرح کی مضامین تو احادیث مین ہوتی ہین کیا قران مجید کی مصنف حضرت رسول اللہ صلعم ہین جو ایسا اقرار اوسمین لکہہ دیتی کہ مین شفاعت گنہگاران کرادونگا پس جس شخص کو قران و حدیث کے محاورہ اور طرز کلام مین امتیاز کرنے کی لیاقت نہو وہ عجب ہے کہ قران کے سوا حدیث سے دلیل لانے کو منع کرے ۔

قولہ ۶ سوال کا جواب بہی تسلی بخش نہین ہے بلکہ نادرست ہی قرانی ترتیب کی بابت جو مین نے عرض کیا تہا اوسکا جواب آپ نے یہہ دیا کہ نظم قرانی چونکہ نظم عثمانی ہے اسلئے قابل اعتبار کی نہین ہے اس آپ کی بیان سی سارا قران غیر معتبر ہوگیا کیونکہ جب اوسکے نظم الٰہی نظم نہین ہی بلکہ عثمان نے اپنی مرضی سے اون آیتون کو جو قران مین ہین جوڑا ہی اور اوسمین غلطی ہوئی ہے اور اوسکی نظم وہ نظم نہین ہے

جو بگمان اہل اسلام لوح محفوظ سے نازل ہوئی ہتی تو اس صورت مین وہ ساری کتاب بگڑ گئی اور اوسکی عبارت خبط ہوگئی اوسکے کسی قرینہ کا اعتبار نرہا اوسکا سیاق کلام کسی جگہہ درست نہین ھے اب اوس سے مسائل اخذ کرنے درست نہین رہی لیکن مین آپ کی اس تحریر پر کہ نظم قرآنی منظم عثمانی ہے اعتراض نہین کرتا بلکہ قبول کرتا ہون کیونکہ یہہ سچ بات ہی اور ضرور قران کی بے ربط عبارت آپکے قول کی موید ہی لیکن ایک مشکل ہی کہ اگر کوئی مسلمان سنی آپ سے کہے کہ جب عثمان رضہ خلیفہ مرگئے تہے اور حضرت علی بادشاہ ہوئے تو اونہون نے قرآن کی نظم کو پہر درست کیون نکیا یا تو وہ قرآن کی اس نظم کو درست جانتے ہونگے یا وہ بہی عثمان رضہ کے گناہ مین شریک ہوئے اور آجتک اوس بے اعتبار نظم کو اہل تشیع نمازون مین کیون پڑہتے مین - مجھے معلوم نہین ہے کہ شیعہ لوگ اوسکا کیا جواب دینگے انتہی **اقول** یہہ بہی ایک معجزہ قران مجید ہے کہ جسکے خوشامد مین مجتہد العصر لکہنؤ نے کتاب الٰہی کا ادب بالائے طاق رکہا اوسنے اپنے بدح سرا کے پیچہے "تالیان بجائین یہہ تو وہی مثل صادق آئی کہ ہمنے تمہارے واسطے بانسلی بجائی پر تم نہ ناچے (متی ۱۱ باب ۱۷) اب مجہی مجتہد صاحب کی یہہ کوشش ضایع ہونے پر نوحہ گانا کیا ضرور ھے جبکہ خود اونکا ہم صفیر اور دمساز اونکے گت بنا کر اوسپر شادیانے بجاتا ہے -

قولہ ۷ سوال کا یہہ جواب بہت درست ھی یعنی قران سے آنحضرت صلعم کے تخصیص (شفاعت) نہین نکلتی مگر اجماع وحدیث سے ہے سو اجماع اور حدیث کلام اللہ نہین جسکی بات کا اعتبار ہو **اقول** قران سے تخصیص شفاعت آنحضرت صلعم ثابت ہو چکی ہے اور اگر نہ ثابت ہوتی تو بہی ایسا عقیدہ جیسا کہ پادری صاحب فرماتے ہین عیسائی ایمان کی بے بنیادی کا باعث ہوجاے گا جبکہ کسی انجیل کا مصنف اسطرح پر کہ فلان شخص نے اسکو تصنیف کیا یا لکہا کسی انجیل سے ثابت نہین ہے اور جبکہ اناجیل کی تصنیف ایسی غیر معتبر اور بے ٹہکانے ظاہر ہے پس عیسائی ایمان کے لئے اور کوئی اس سے زیادہ معتبر تصنیف کہان ہے کیونکہ اجماع وغیرہ سے متی و مرقس و لوقا و یوحنا وغیرہ ان انجیلون کے مصنف سمجہے جاتے ہین سو اجماع اور حدیث کلام اللہ نہین جسکی بات کا اعتبار ھو -

قولہ ۸ سوال کا جواب یہہ ملا کہ کسی تفسیر کی عبارت منافی دوسری تفسیر کی نہین ھے یہہ کیسی بات ہے

کیا آپ کی نزدیک الفاظ - غلبہ دین - کمال نفس - آخرت مین اچھی چیزین - ثواب مقام شفاعت وغیرہ سب مرادفات ہین ان سب لفظون کے ایک ہی معنی ہین یہہ ہرگز نہین ہی بیشک مختلف ہین اور تفسیرون مین منافات ہی او محل یعنی کا ایک مفعول جو محذوف ہی اوسکے تعین کلام کے سیاق سی نہین ہوسکتے اور حدیث کا حاشیہ غیر معتبرات ہے **اقول** معلوم ہوتا ہے کہ پادری صاحب نے شاید انجیل کی کوئی تفسیر نہین دیکھی ورنہ ایسا اختلاف تفاسیر قران مجید نہ بیان کرتے غریب نواز یہہ اختلاف الفاظ تفاسیر اختلاف معنی پر دلالت نہین کرتا کیونکہ آخرت مین اچھی چیزین (جلالین) کمال نفس و غلبہ دین (بیضاوی) مرتبہ شفاعت دیگا (تفسیر حسینی) ثواب اور مقام شفاعت دیگا (تفسیر مدارک) جیسا کہ نعمہ طلبنو یکے صفحہ ۲ مین آپنے لکھا ہے یہہ سب لفظین اوس محل یعنی لسوف یعطیک الخ کے مناسب مقام ہین اور اون مین سے کوئی خلاف مطلب آیت نہین ہی کیا ایک ہی لفظ کے چند معنی اور ایک ہی جملے کی چند مطلب کا ہر زبان مین دستور نہین ہے اور ایک ہی آیۂ انجیل یعنی متی ۲۶ باب ۲۶ کے پچاسی چھیاسی معنی نہین ہو چکے ہین (دیکھو مرأت الصدق) ہان ایک ہی گلی سے کہرج اور گندہار اور دہیوت اور نکہاد اور مدہم وغیرہ سُر نکلتے ہین اور ایک ہی سازسی بہت گتین پیدا ہوتی ہین اور اون مین سی کوئی ہی اصول موسیقی کے خلاف نہین اور یہہ جو پادری صاحب لکھتی ہین کہ حدیث کا حاشیہ غیر معتبرات ہی یہہ صحیح غیر معتبرات ہی جبکہ تفسیرین مین قران کی کسی آیت کے مطلب کی توضیح ڈہونڈہین تو حدیث سی زیادہ کون مفسر آیات قران کا مطلب صفا بیان کرسکتا ہے -

قولہ ۹ سوال کا جواب درست ہی مین قبول کرتا ہون بالیقین شخص معصوم وہی ہے جو اول عمر سی آخر تک کوئی صغیرہ وکبیرہ گناہ عمداً وسہواً نکرے لیکن حضرت عیسیٰ کے سوا ساری پیغمبرون مین یہہ صفت پائی نہین جاتی الخ **اقول** یہہ محض عیسائی عقیدہ ہی جو بڑے بڑے راگون کو مرتکب گناہ کبیرہ ٹہراتے اور سب انبیاء سلف کو چور اور بٹ مار بتاتی ہین (یوحنا ۱۰ باب ۸) یہانتک کہ حضرت عیسیٰ کو حضرت یحییٰ کے پاس جاکر توبہ کا بپتسما لینے کے سبب گنہگار ہونے کا اقرار کرنیوالا ٹہراتی ہین (مرقس ۱ باب ۵ و ۹) لیکن اہل اسلام سب انبیاء علیہم السلام کو معصوم جانتی ہین

قوله ۱۰ سوال کا جواب یہی ہے مین تسلیم کرتا ہون ضرور لفظ معصوم وصالح مین عام وخاص مطلق کی
نسبت ہے معصوم خاص ہے صالح عام ہے -

قوله ۱۱ سوال کا جواب جسمین عصمت انبیا پر آیت قرانی مطلوب ہے یہہ ملا کہ قرآن مین ایسی آیات موجود
ہین اور دو آیتین آپ نے بیان فرمائین ایک وہ جو سورہ ص کے آخر مین ہے فبعزتک لاغوینہم
اجمعین الا عبادک منہم المخلصین یعنی شیطان نے خدا کی عزت کی قسم کہائی کہ مین ساری
بنی آدم کو گمراہ کرونگا مگر اون تیرے بندونکو جو مخلصین ہین گمراہ نہ کرون گا اس آیہ مین پیغمبرون کی
خصوصیت نہین ساری مفسر لفظ مخلصین کے معنی مومنین بتلاتی ہین پس یہہ جو عام تہا اب کس دلیل
سے انبیا کی عصمت پر مخصوص ہوگیا آپ فرماتی ہین کہ بضمیمہ روایات و ادلہ عقلیہ کی عصمت انبیا
پر مخصوص ہے اور ۶ سوال کے جواب مین فرما چکی کہ ہماری مذہب مین تفسیر بالرای ممنوع ہے پہر یہان پر ادلہ
عقلیہ جو تفسیر بالرای ہے کیون جمائی گئے ہین اور حدیثون کی مدد اس مقام پر جب مقبول ہوسکتی تہی
کہ کوئی لفظ قرآن کی عصمت انبیا پر پہلے دکہلاتی اسلیے یہہ آیت عصمت انبیا پر دلیل نہین ہوسکتی
ہے اسکے سوا ایجی کی آیت شیطان کے جواب مین یہہ لکہی ہے لاملئن جہنم منک وممن تبعک منہم اجمعین
یعنی مین دوزخ کو بہر دونگا تجہہ سے اور اون سب آدمیون سے جو تیری تابعداری کرینگے پس اگر مخلصین سے
مراد صرف پیغمبر و معصوم لوگ ہین جنپر شیطانی اغوا جائز نہین ہے تو وہ لوگ جنپر شیطانی اغوا ضرور
پڑیگا چاہئی کہ دوزخمین سب جاوین اور پیغمبرون کی سوا کوئی شخص بہشت مین داخل ہو اور نہین تو
خدا کے قسم پوری نہوگی اسلیے صحیح معنی اس آیت کی یہہ ہین کہ مخلصین سے مراد مومنین ہین جنمین انبیا ام
بہی بدرجہ اولی شامل ہین مگر آپ اس قرینہ قرانیکو شاید قبول نفرماینگے کیونکہ آپ کی نزدیک قرینہ
قرانی عثمانی نظم کے سبب قابل اعتبار کے نہین ہے - دوسری آیت آپ نے یہہ بتلائی لاینال عہدی
الظالمین یعنی میرا عہد ظالمون کو نہین پہونچتا اور عہد سے مراد عہد نبوت یا عہد امامت لیتے ہین
اور ہر شخص کو آپ سوا پیغمبرون اور امامون کے ظالم جانتے ہین یا غیر پر یا اپنی نفس پر پس نتیجہ یہہ ہوا
کہ جو شخص عہد یعنی نبوت اور امامت پاتا ہے وہ ظالم نہین ہے اسلیے معصوم ہے یہہ استدلال آپکی

علما کا بادی النظر مین اچھا ہی مگر حقیقت مین درست نہین ہی سارا بیان قرآن مین یون لکھا ہے قال انی
جاعلک للناس اماما قال ومن ذریتی قال لا ینال عہدی الظالمین ۱۵ یعنی خدا نے ابراہیم سے کہا مین
تجھی ساری آدمیون کا پیشوا بناؤنگا اوسنے عرض کی اور میری اولاد مین بھی بناویگا یا نہین فرمایا میرا عہد
ظالمون کی ساتھ نہین ہی جلالین مین لکھا ہے کہ ظالمین الکافرین منہم دل علے انہ ینالہ غیر الظالمین
یعنی ظالمین سے مراد کافرین ہین اور یہہ آیت دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ جو کافر نہین ہین وہ اس
عہد مین شریک ہین الخ **اقول** پادریصاحب آپ تو اوسی مقصد کو جسکی بابت سوال اور بحث ہی
خوب ثابت کرتے ہین چنانچہ اس ساری عبارت پر غور کرنا چاہئی کہ قولہ اسلیے صحیح معنی اس آیت کی یہہ
ہین کہ مخلصین سے مراد مومنین الخ اسکے سوا قرآن مین انبیاء علیہم السلام کی معصومیت کا اکثر ذکر ہے
چنانچہ قال اللہ تعالی جلشانہ وما کفر سلیمان (سورہ بقر رکوع ۱۲) یعنے اور نہین بیکفری کی سلیمان نے انتہی اور
اسیطرح (سورہ انعام رکوع ۱) کلا فضلنا علے العالمین پر بلکہ اس تمام رکوع پر غور کرنا چاہئی لیکن عیسائی
لوگ اپنی طرح سب نبیونکو بھی گنہگار ٹھیراتی ہین اور نہین جانتے کہ انسانونمین بھی سب یکسان نہین ہوتے
دیکھو گرجے مین سب گانیوالون کی آواز برابر نہین ہوتی نہ سب باجے ایک سی آواز نکال سکتے ہین بلکہ طبلے
کی ایک ہی جوڑی مین بایان و داہنا تک برابر نہین ہوتا ہے۔

قولہ ۱۲ سوال کا جواب بالکل نادرست ہی سوال یہہ تہا کہ ایسے ایسے مضمون جو بعض پیغمبرون کی نسبت قرآن مین
لکھے ہین اور اونکی تاویل ترک اولی کیجاتی ہے وہ کون سی قرآنی آیت ہی جسکے سبب سے تاویل کیجاتی
ہے جواب یہہ ملا کہ یہہ آیتین سب ماول ہین اور تاویل اونکی بہ بسط تمام کتب کلامیہ مین مذکور ہے
اور تاویل اونکی ترک اولی ہی الخ **اقول** پادریصاحب کی غرض اس ساری فضول حجت سے یہہ ہی کہ کسیطرح
انبیاء علیہم السلام کا گنہگار ہونا ثابت کرین لیکن ایسی جستجو کرنیوالا صرف آپ ہی گنہگار ہوتا ہے قرآن نے
انبیاء علیہم السلام کو گنہگار کہین نہین لکھا ہی اگر ایسا ہو تو صرف عیسائیون کی کتاب مین نکلیگا (یوحنا
۱ باب ۸) و صحیح ہو کہ معصومی اگرچہ ہمیشہ گناہ صغیرہ و کبیرہ سے بچے رہنے کو کہتے ہین لیکن جسکی سب اگلی اور پچھلی
گناہ خدا نے زندگی دنیا مین بخشدی وہ بھی معصوم ہے۔

قولہ ۲۳ سوال یہہ تہا کہ قران سے کون کون علامت نبوت آنحضرتؐ کی نسبت ثابت ہے جواب یہہ کہ
بے انتہا علامتین قران مین مذکور ہین مگر اون بے انتہا علامات مین سے دو علامات کا ذکر آپ نے کیا
اول معجزات مثل شق القمر وغیرہ کے ۔ دویم اخبار بمغیبات اور پیشگوئی مثل غلبہ روم و فتح مکہ کے ۔ شاید
ابتک کوئی کتاب عیسائیون کی تصنیف سے اس مقدمہ مین جناب کی نظر سے نہین گذری ورنہ یہہ دونو
علامات پیش نفرماتے کیونکہ انکی تردید بدرجہ کمال ہماری طرف سے ہو چکی جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ معجزہ شق القمر کے
وقوع پر مفسرون کا اتفاق نہین ہے بعضے کہتے ہین کہ ہوگیا اور بعض کہتے ہین کہ قیامت کو ہوگا کیونکہ آیۃ
اقتربت الساعۃ وانشق القمر مین دو فعل ماضی کے اجتماع سے بتخذیف اذا استقبال کے معنے ہوگئے ہین اسکے سوا
لفظ الساعت قران مین الف لام کے ساتہہ عین دن قیامت کے معنے دیتا ہے اسلئے مفسرون
کے درمیان وقوع و عدم وقوع مین اختلاف پڑگیا ہے کوئی حدیث متواتر اسکی سند مین نہین ہے
بلکہ تفسیر مدارک مین لا نقیال کرکے سوال مقدر کا جواب لکھا ہے اوس سے ظاہر ہے کہ اسکا تواتر نہین ہے
اور اوسکے الفاظ یہہ ہین لو ظہر عندھم لنقلوا متواترا اگر اسکا ظہور اونکے نزدیک ہوتا تو وہ متواتر
نقل کرتے دویم یہہ فرمایا کہ آنحضرت نے غیب کی خبرین دی ہین سو اسکا حال یہہ ہے کہ سورہ اعراف
کے ۲۳ رکوع مین لکھا ہے ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء اگر مین غیب کی بات
جانتا تو ساری بہلائیان جمع کرلیتا اور مجہی کبہی برائی نہ پہونچتی اس آیت مین صاف آنحضرت اقرار
کرتے ہین کہ مین غیبدان نہین ہون ۔ کوئی واقعہ قران سے بتانا چاہیے جو اونکے بتلانے کے موافق ہوا
اور یہہ دو نظیر جو آپ نے فتح مکہ اور غلبہ روم کی بابت بیان کی ہین یہ پیشگوئی نہین ہے پیشگوئی
اور چیز ہے وہ قیافہ اور فراست و موقع بینی یا ترغیب فوج کی باتین اور چیز ہین ۔ میزان الحق اور
تحقیق الایمان مین صاف صاف لکھا ہے الخ **اقول** ان سب باتون کا مفصل جواب لکھنے کے لئے
مہینون سے ایک کی وقت تک کی فرصت درکار ہے مگر مختصر یہہ کہ میزان الحق اور تحقیق الایمان
کیا چکاری ہین کہ جہان دیکہو اسکی ٹوٹی تانین آپ سناتے ہین اور پیشگوئی مندرجہ قرآن
انجیل کے پیشگوئیون کے مقابل پڑہی اور جانچی جائین تب قران مجید کی لکہی ہوئی پیشگوئی کی

عظمت معلوم ہوا اور دولت فاروقی مین پیشگوئیون مندرجہ انجیل کی بے اصلی معتبر ومعتبرین
انجیل کے اقوال سے مفصل لکھہ چکاہون اور یہہ جو بلادریصاحب لکھتے ہین کہ آنحضرت غیبدان ہتے
تو یہہ کیفیت اور سب انبیا اسکی ہی ہے کہ وقوف حالات غیب کے واسطی تائید غیبی کے حاجتمند رہتی تہے
دیکھو حضرت عیسیٰ ع کا دامن جب کسی بیمار عورت نے چہوا تو حضرت عیسیٰ ع نے اپنے ساتہیون سے پوچھا کہ کسنے
مجہے چہوا (لوقا ۸ باب ۴۵) اگر غیب دان ہوتے تو شاگردون سے پوچہنے کی کیا حاجت ہتی اور معجزہ
شق القمر کی صحت مین جو کوئی حدیث متواتر بلادریصاحب چاہتے ہین تعجب کہ اب تک حدیثین بدلائل خمسہ
میزان الحق نامعتبر تہین اور یہان حدیث متواتر کی سند معتبر ہوگئی اور اسیطرح نسبت جانب تفسیر مدارک
ایک نسبت محض ہے بطور لاتقربوا الصلوٰۃ کے مقدم و موخر حذف کرکے قابل اعتبار نہین پس ایک صاحب
تفسیر مدارک جو معنی دار در جملہ مفسرین اہل اسلام ثبوت معجزہ شق القمر مین متفق اللفظ ہین حتیٰ کہ دعویٰ کیا
اکا محدثین نے متواتر ہونیکا یہان تک کہا امام تاج الدین سبکی نے کہ یہہ معجزہ متواترہ مشہورہ ہے
کہ جماعت کثیرہ نے طبقۃً بعد طبقۃٍ اس معجزہ کو نقل کیا ہے مثل امام فخرالدین رازی و امام
جلال الدین سیوطی و قاضی بیضاوی و صاحب تفسیر زاہدی و صاحب تفسیر رحمانی و صاحب درمنثور
و صاحب تفسیر نیشاپوری و صاحب معالم و حسینی و موضح القرآن و فتح الرحمان وغیرہ معہ بمذہب ارجح یہہ
معجزہ بیان ہے اور بخاری و مسلم مین کہ جنکی صحت پر اجماع امت منعقد ہے یہہ معجزہ دونون مین
منقول ہے اسکے سوا حضرت عیسیٰ ع نے بہی تو بار بار معجزہ دیکہلانے سے انکار کیا تہا دیکھو متی ۱۲
باب ۳۹ اور ۱۶ باب ۱-۴ اور ۱۳ باب ۵۸ لوقا ۲۳ باب ۸ و ۹ یوحنا ۶ باب ۳۰
باوجود اسکے پہر کیون حضرت عیسیٰ کے معجزون کا اظہار ہے پس جو اسکا جواب تم تجویز کرو وہی رسول اللہ صلعم
کے بابت بہی سمجہہ لو۔

قولہ ۴ سوال کا جواب مجتہد صاحب نے یہہ دیا ہتا کہ پہلی کتاب کافی ثقۃ الاسلام ابوجعفر حافظ
محمد ابن یعقوب کلینی اور سنہ وفات مصنف ۳۲۹ یا ۳۲۸ ہین دوسری من لا یحضرہ
الفقیہ اور مصنف حجۃ الاسلام شیخ علی بن بابویہ قمی اور ۳۸۱ ہجری مین رحلت فرمائی

ملک ہے مین نسخے تہذیب کا جو ثانی استبصار اور یہہ دونون تصنیف جناب شیخ رئیس الطایفۃ الحقہ شیخ ابوجعفر محمد ابن الحسن الطوسی اور سنہ ۴۶۰ھ مین مقام نجف اشرف مین وفات فرمائی - اور منجملہ کتب حدیث نہج البلاغت ہی اور یہہ کتاب جامع اور مشتمل فقط کلام حضرت امیر علیہ السلام پر ہی - اور جامع کتاب ذوالمجدین سید رضی رضی اللہ عنہ ہین اور سنہ وفات ۴۰۶ھ ہے (از نغمہ طنبور صفحہ ۴۸) اسکے جواب مین پادریصاحب نے لکہا کہ حدیثون کی نسبت کامل یقین سے نہین کہہ سکتے کیونکہ وہ سب جب تحریر آپ کی سنہ ۳۲۹ یا سنہ ۳۸۱ یا سنہ ۴۶۶ یا سنہ ۴۶۰ ہجری مین قلمبند ہوئے ہین اور اس عہد مین کوئی آنحضرت کا دیکہنے والا نہ تہا جو ان کتابون کی تصدیق یا تکذیب کرتا الخ

اقول لیکن اتنی ہی مدت کے بعد انجیلین بہی جمع اور مرتب کی گئین پہر اس عہد مین کوئی حضرت عیسیٰ کا بہی دیکہنے والا نہ تہا جو ان کتابون کی تصدیق یا تکذیب کرتا (دیکہو تواریخ کلیسیا مین کونسل لوڈیسیا کی کیفیت جو سنہ ۳۶۴ء مین ہوئی تہی) اسکے بعد مولوی کلب باقر اور مجتہد صاحب کا ایک خط مہری بنام پادریصاحب محررہ ۴ ربیع الثانی سنہ ۱۲۸۰ ہجری ہے کہ جسکی بعض عبارت کی بعینہ نقل یہہ ہے العجب کل العجب مین جمادی و رجب آپنے تحریر فاضل خبیر مولوی سید ابوالحسن صاحب کا جواب تحریر فرمایا اور نحیف کے سوالات مشکلہ کا جواب نہ آیا الخ (دیکہو نغمہ طنبور صفحہ ۶۰ و ۶۱) یہہ سوالات مشکلہ وہی ۱۳۱ سوال ہین جنکی بابت مجتہد صاحب پادری عمادالدین کو لکہتے ہین کہ آپ سے خصوصاً اور تمام احبار و پادریان روزگار سے عموماً مترصد ان کے جواب پانے کے ہین (نغمہ طنبور صفحہ ۱۱)

نقل ۱۳۱ سوالات مجتہد صاحب معہ جوابات پادری عمادالدین

(نغمہ طنبور صفحہ ۶۴ - ۱۰۲)

س ۱ عیسائی مذہب کی حد تمام کیا ہی جواب عیسائی مذہب کی حد تمام حیات ابدیہ

س ۲ یہہ مذہب کب سے ایجاد ہوا ہی جواب جب سے کہ مذہب ایجاد ہوا کیونکہ بغیر حیات ابدی کوئی آدمی بچ نہین سکتا

س ۳ ضروریات مذہب عیسائی کے کہ جو منکر ان کا ہو وہ اس مذہب سے خارج ہو جائے کئے ہین جواب مسیح کی الوہیت اور ابنیت اور کفارہ پر ایمان لانا عیسائی ہوتا ہے **اقول** روح القدس کا اقرار مسیح سے بہی مقدم تر ہے (متی ۱۲ باب ۳۱)

س ۴ دلیل عقلی حجت ہی یا نہین بر تقدیر اول حجت اوسکی مطلق ہی یا مقید بر تقدیر ثانی وہ کون کون مقام ہین
جواب دلیل عقلی اپنے محل پر ضرور حجت ہی کیونکہ تکلیف شرعی اہل عقل کو ہے نہ مسلوب الحواس کو اور مطلق یا مقید
ہونا اوسکا اسطرح پر ہے کہ اسکی حجت من وجہ مطلق اور من وجہ مقید ہے مطلق اپنے احاطہ مین یعنے جن جن مقاموں مین
ادراک عقلی ممکن ہے اون سب مقامات مین اوسکی حجت مطلق ہے اور مقید ہونا اوسکا یون ہے کہ وہ اپنے احاطہ سے باہر
مقید ہے یعنی جن جن مقامات مین اسکے ادراک کو دخل نہین ہے مثل کیفیت ذات باری اور بہشت و دوزخ
اور ابتدا و انتہا انسانی وغیرہ امور مین جہان اوسکی ادراک کو دخل نہین ہے وہان پر اوسکی حجت اوسی حکم کے
سے الہام کی مقید ہے —

س ۵ امر محال قابل تکلیف ہو سکتا ہے یا نہین جواب یہہ سوال مجمل ہے کیونکہ محال دو طرح کے ہین اول
محالات عقلی جو ذات الٰہی پر جائز نہین ہین یہہ محالات قابل التکلیف ہرگز نہین ہین دویم محالات عادیہ جنپر
خدا قادر ہے مثلاً معجزات وغیرہ سو ایسے محالات خدا تعالیٰ نے آدمیون کے وسیلے سے کرا کر دکھلائے ہین
مگر خدا کی ساری شریعت پر غور کرنے اور قرآن وغیرہ کتابون پر بھی ملاحظہ فرمانے سے یا توحید مجرد و خلوص باطن کی
تعلیم پر لحاظ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانکو ان سب امور کے پورا کرنے کی تکلیف دی گئی تو بھی کوئی انسان
ان امور کو کما حقہ پورا نہین کر سکتا کیونکہ اونکا پورا کرنا محال عادی ہے پر نہ اسلیئے کہ وہ ادا کریگا بلکہ اسلیئے
کہ انسان اپنے عجز کا پورا اقرار کرکے اوسکے فضل کے سایہ مین جو مسیح مین ظاہر ہوا ہے دوڑے — اور اس معنے
سے ہم کہتے ہین کہ خدا امر محال کی تکلیف نہین دیتا مگر آپکے عقیدہ کے موافق کہ نجات اعمال حسنہ پر موقوف ہے
یہہ اعتراض آتا ہے کہ خدا امر محال کی تکلیف دیتا ہے اسلیئے نجات بھی محال ہے (گلاتی ۳ باب ۲۴)
اقول اے واہی آدمی کیا تجھے معلوم ہوگا کہ ایمان بغیر عمل مردہ ہے (یعقوب کا خط ۲ باب ۲۰)

س ۶ تثلیث پر دلیل عقلی کیا ہے اور اگر دلیل عقلی نہین تو یہودیون وغیرہ کو کیونکر الزام دیسکتے ہین
جواب تثلیث مبارک پر دلیل عقلی طلب کرنا خلاف عقل ہے جیسی توحید مجرد پر بھی — اور یہودی کو
الہام کے قایل ہین عہد عتیق سے اونکو الزام دیسکتے ہین الخ **اقول** اگر تثلیث پر دلیل عقلی نہین تو
نقلی دلیل کوئی پیش کرنا چاہیئے اور جبکہ نہ عقلی ہے نہ نقلی تو یہہ ہی راگ ٹہیرا جسکا نہ کوئی وقت ہے

نکوئی منہ گوئی کے منہہ مین دانت نہ باجے پر ایک تانت لبس اگرچہ اسکی نقالی نہین ہوسکتی مگر عقل اسکی نہنگی یون بجالاتی ہے کہ تثلیث ایک اچہی ستار کی مانند ہے جسکی کل گنتین تین لفظون سے تیاسکی گئین اور تمام لفظ صرف تین حرفون سے اور اسکی مضراب مثلث شکل ظاہر کرتی ہے اوسکے تار کی شمار سے تجاوز نہین کرتے بس سارنگی بکہاوج اور کمانچہ وغیرہ سب باجون مین ایک ہی باجہ یعنے ستار دلایل تثلیث کی نفیر عام کر رہا ہے اور یہودیونکو جو عہد عتیق سے یاد رکہیا صاحب (انکار تثلیث مین) الزام دیسکتے ہین توکیا یہہ عہد عتیق مین نہین ہے کہ خدا ایک ہے (استثنا ۶ باب ۴) اور حضرت موسیٰؑ کیوقت سے اب تک کسی یہودی نے توریت مین تثلیث کی تعلیم نہین دیکہہ پائی اگرچہ اتنی بڑی قوم کو توریت کی روز روز تلاوت کرتے ہوئے ہزارون برس گذرے مگر عماد الدین نے گرجے مین پہلا گیت گاتے ہوئے توریت مین تثلیث کا مضمون معلوم کرلیا یہی سبب ہے کہ آسمان کی بادشاہت مین جو چہوٹا ہے سب سے بڑا ہے (متی ۱۱ باب ۱۱)

س۷ صفات باریتعالیٰ کے کئے ہین جواب خداتعالیٰ کی صفتین انسانی شمار سے باہر ہین اقول پادری صاحب کو عیسائی ہوئے اتنی ہولیان گذرین اور ہنوز سنت کی خبر نہین ہے کہ دین حقکی تحقیق مصنفہ پادری اسمتہہ وغیرہ جو صرف اسی بیان مین ہے تمام عیسائیون مین مشہور کتاب ہے

س۸ منشا قول الوہیت حضرت عیسیٰؑ کا کیا ہے اور کس وجہہ سے عیسائیونکو اونکی الوہیت کا خیال ہوا ہے جواب منشا الوہیت مسیح کا یہہ ہے کہ الوہیت اور انسانیت اوسکی ذات مین جمع ہوئین نہ یہہ کہ انسانیت الوہیت کی متحمل ہوئی بلکہ الوہیت نے انسانیت کا تحمل کیا ہے۔ اور عیسائیونکو اونکی الوہیت کا کامل یقین کئی سببسے ہوا ہے (۱) اوسکی الوہیت پر اگلے پیغمبرون نے گواہی دی ہے (۲) اوسنے خود الوہیت کا دعوے کیا ہے (۳) اوسکے اقوال وافعال اسکی الوہیت ظاہر کرتے مین (۴) قدرت اختیاری اوسنے دیکہلائی ہے (۵) اوسکی شاگردون نے جو رسول اللہ تہے اوسکی الوہیت پر گواہی دی ہے اور منکر کو کافر بتلایا ہے (۶) اوسکی شاگردون نے اوسکے نام سے معجزات کرکے اوسکو خدا ثابت کیا ہے کیونکہ نہ کوئی تاویل اس صورت مین چل سکتی ہے اور نہ کوئی مخالف ہمارا منہہ بند کرسکتا ہے اقول (۱) کسی پیغمبر نے الوہیت مسیحؑ پر گواہی نہین دی (۲) نہ مسیحؑ نے خود کبہی الوہیت کا دعوے کیا (۳) نہ مسیح کے

اقوال وافعال سے الوہیت ثابت ہوتی ہے ایلی ایلی لما سبقتانی اسپر گواہ ہے (۴) قدرت اختیاری بہی اونمین کچہہ نہتی دیکہو یوحنا ۲۰ باب ۲۳) مین مسیحؑ کا قول کہ میرے دہنے اور میرے بائین بیٹہنا میرے اختیار مین نہین کہ کسیکو دون الخ (۵) شاگردون نے کہین مسیحؑ کی الوہیت پر گواہی نہین دی (لوقا ۲۴ باب ۱۹) سے اسکی صدقت ظاہر ہے جہان بعد مصلوبی مسیحؑ کا ذکر ہے کہ دو شاگردون نے کہا عیسیٰ کے ماجرے جو نبی تہا جانتے (۶) حضرات حواریون نے خدا کی مدد سے کرامتین دیکہائین جسطرح ہزارون بزرگان اسلام نے جو عقیدہ الوہیت مسیحؑ کو کفر جانتے ہین حواریون سے بڑہ کر کرامتین دیکہائی ہین -

س ۹ حلول کسی جسم مین خدا پر جائز ہے یا نہین **جواب** حلول کسی جسم مین خدا پر جائز نہین ہے مگر مسیحؑ کے جسم مین خدا کا حلول نہین ہے بلکہ اوسکی انسانیت کا الوہیت سے میل اور اجتماع ہے پس خدا کا حلول انسان مین مگر انسان کا حلول خدا مین ہے **اقول** یہہ ایسی بات ہے کہ نغمہ طنبور سے پیدا نہین ہوتا بلکہ طنبور نغمہ سے پیدا ہوتا ہے یہہ وہ رباب ہے کہ ارباب ثلاثہ جسکے صدا سے ظاہر ہوتے ہین لیکن انجیل مین تو صاف لکہا ہے کہ خدا جسم مین ظاہر ہوا (اول طیطاوس ۳ باب ۱۶) اب خدا نے انسان مین حلول کیا یا انسان کا حلول خدا مین ہوا کیا ۳۳ برس جسم نے روح مین حلول کیا تہا نہ یہہ کہ روح نے جسم مین پہر کیون مسیحؑ نے فرمایا کہ مین کوئی روح نہین ہون بلکہ سراپا جسم ہون (دیکہو لوقا ۲۴ باب ۳۹)

س ۱۰ حضرت عیسیٰ نماز پڑہتے تہے یا نہین **جواب** حضرت عیسیٰ ضرور نماز پڑہتے تہے جیسے اور سب دینداری کے کام کرتے تہے کیونکہ اونکی تشریف آوری کی ایک غرض یہہ بہی تہی کہ سب پہلے کام جو آدمیون سے کماحقہ ادا نہین ہو سکتے وہ پورا کر کے اونکی گردن سے بوجہہ اوٹہا دین تا کہ وہ آزادگی کی شریعت تک پہونچین اسلئے وہ نماز بہی پڑہتے تہے اور اس نماز مین اونکی انسانیت جو مخلوق ہے اونکی الوہیت کی جو خالق ہے پرستش کرتی تہی اور طور اونکی نماز کا یہہ تہا جو محمدیون کا طور ہے بلکہ آدم سے مسیحؑ تک جو طور نماز کا مقدس پیغمبرون مین رہا ہے اوسی طور نماز کرتے تہے یعنے خدا سے دعا مانگنا جسطرح سے ہم عیسائی بہی اسوقت کرتے ہین **اقول** عبادت روح و راستی سے ہر زمانہ مین مقبول ہے اوسکے ارکان اور آداب خواہ کسی طرح کے ہون لیکن عیسائی جسطرح گرجے مین گاتے بجاتے اور دلچسپ گیتونکو انگریزی ٹونونپر ادا کرتے

[illegible]

اور انجیل کیسا ہتہ ایک راگ مالا کی جلد بہی عبادتخانہ مین لیکر بیٹہتے اور ساری عبادت دہریت اور خیالی

مین پوری کردیتے اور گرجا گہر کو ارگن یعنے ارغنون اور بربط اور رباب اور شہنا ئی اور زنگ و مردنگ وغیرہ

سے بہر دیتے اور دہناسری اور بہاوری اور گوجری اور بنگالی اور اساوری وغیرہ راگینون سے گرجا گہر گونج

اوٹہتا ہے اگر صبح ہے تو سیر بہار دبا د آورد یا راکلی اور گوری اور پوربی وغیرہ کی گرجے مین دہوم ہے

دگر شام ہے تو روشن چراغ یا دیپک کی راگینون اور پیٹرون اور بہارجون کا ہجوم ہے کیا حضرت عیسیٰ

اسیطرح میوزک یعنے موسیقی کے پردہ مین عبادت الٰہی بجالاتے تہے دیکہو متی ۲۶ باب (۳۹) مین مسیح کی عبادت

کا طرز کہ اگے بڑہ کر منہہ کے بل گرا اور دعا مانگی تہی اسکے سوا عماد الدین آپ ہی تو کہتے ہین کہ حضرت عیسیٰ

کی تشریف آوری کی ایک غرض یہہ بہی تہی کہ سب پہلے کام جو آدمیون سے کما حقہ ادا نہین ہو سکتے وہ پورا

کرکے اونکی گردن سے بوجہہ اوٹہاوین تاکہ وہ آزادگی کی شریعت تک پہونچین اسلئے وہ نماز بہی پڑہتے تہے

تہی پس حضرت عیسیٰ نے تو سب نیک کام کرکے عیسائیونکو اس تکلیف سے بالکل آزاد کردیا اب وہ عبادت کا

نام کیون لیتے ہین پڑے ملار گایا کرین یا دن رات طنبورہ بجایا کرین اونہین کسی نیک کام یا عبادت سے غرض

کیا ہے اور یہہ جو پادری عماد الدین کہتے ہین کہ اونکی انسانیت اونکی الوہیت کی پرستش کرتی تہی

اسکا ثبوت کس انجیل سے ہے پادری صاحب مجتہد صاحب کو یون دہمکاتے ہین کہ سوا قرآن کے حدیث تک

کو سند مین نلاؤ مگر پادری صاحب کی اس طمغراد کے لئے شاید کسی انجیل وغیرہ کی حاجت نہین ہے —

س ۱۱ حضرت عیسیٰ خدا کے بیٹے ہوئے تو حضرت مریم خدا کی کون ہوئی جواب اس سوال سے پہلے ابن اللہ

کے معنے دریافت کرنا لازم تہا تاکہ سوال درستی سے کیا جاتا پس صحیح ہو کہ حضرت عیسیٰ خدا کا ازلی بیٹا ہے

اور اوسکا تولد دنیاوی طور پر نہین بلکہ ادراک عقل سے باہر ہے اسلئے سب ممکنات سے پہلے وہ ابن اللہ تہا

اوسوقت مریم کہان تہین — جیسے آدم زمین سے پیدا ہوا تہا اب اگر اہل سلام زمین کو معاذ اللہ خدا کی جورو

قرار دین تو حضرت مریم کی نسبت بہی وہ کچہہ کہین دیکہو قرآن کا مصنف بہی انجیل کیموافق مسیح کو آدم کا ثانی

قرار دیتا ہے ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم یعنے خدا کے نزدیک عیسیٰ مثل آدم کے ہے **اقول** یہہ سوال

مجتہد صاحب کا سخت ناروا تہا بلکہ جواب مین پادری نے اچہا تحمل کیا مگر جہوٹہہ بولنا اہل انجیل فرض ہے

پادریکا کسی حال مین نگیں وہ اوس طبلہ کی مانند ہے جو آنا لگا نیسے خوب آمادہ دیتا ہے پس جہان سے آن پادریصاحب کے بیٹ کو روٹی ملے وہین کا راگ گانیسے نہین کام ہے خواہ وہ کیسا ہی جہوٹہہ کیون نہو نقول مخصے جبکا کہا ہی اوسیکا گاہی قرآن مین حضرت عیسیٰؑ کو آدم ثانی کہان لکہا ہے اور قران کی اس آیت کو خلقہ من تراب تک تو لکہا ہوتا تب یہہ مطلب صاف ہوجاتا کہ خدا نے جسطرح حضرت آدم کو مٹی سے بنایا تہا اسیطرح حضرت عیسیٰؑ کو بہی اور سب ممکنات سے پہلے حضرت عیسیٰؑ کو ابن اللہ کس کتاب مین لکہا ہے پادریصاحب ابہی تک قران سے اچہی طرح واقف ہین نہ انجیل سے ۔

س ۳ عصمت انبیا مین کیا اعتقاد ہے جواب انبیا اور پیغمبر سوا مسیح کے غیر معصوم ہین اقول اسکا جواب بارہا ہو چکا اور سوال کی تردید جواب مین دیکہنا چاہیئے

س ۴ نسخ جائز ہے یا نہین جواب نسخ ہرگز جائز نہین ہے ورنہ خدا جو تبدیل سے صادق اور عقاد کی لائق ہیگا نا خدا کے کلام مین تکمیل ہو اگر نسخ و تکمیل مین بڑا فرق ہے مختصر توضیح اسکی یون ہے کہ امر سابقہ اور امر لاحقہ کے درمیان اگر تیمم اور وضو کی نسبت پائی جاوے تو امر لاحقہ کو تکمیل کہتے ہین اور جو اون دونو کے درمیان یہہ نسبت نہو اور کوئی نسبت ہو تو وہ ناسخ و منسوخ کہلاتے ہین اور یہہ خدا کی ذات سے عقلاً اور نقلاً ناجائز ہے عہد عتیق کے سب احکام اور واقعات عہد جدید کے ساتہہ مقابلہ کرنے سے تیمم اور وضو کی نسبت اظہر من الشمس ہے مگر کتب سابقہ اور قران کی ساتہہ یہہ نسبت پائی نہین جاتی بلکہ مغائرت حقیقی نظر آتی ہے پس نسخ ناجائز ہے اور تکمیل جائز اقول مطلب یہہ ہے کہ اگر خدا کسی امر مین نسخ مناسب سمجہے تو بہی پادریصاحب کی نظر مین ناجائز ہے اور انجیل سے ایسی باتون کا ثبوت پادریصاحب مناسب نہین جانتے لیکن تکمیل اوسی شی کے لئے لازم ہے جو ناقص یا ناتمام ہو اور حضرت داؤد تو فرماتے ہین کہ خدا کی توریت کامل ہے (۱۹ زبور ۷) پس اسمین نقص کیا تہا جو انجیل سے اوسکی تکمیل ہوگی اپا ہی کہ توریت مین لکہا ہے میرے حضور تیرے لیئے دوسرا خدا نہو (خروج ۲۰ باب ۳) اور انجیل مین ہم دیکہتے ہین کہ تین ہین جو آسمان پر گواہی دیتے ہین (اول یوحنا ۵ باب ۷) اور قران مین جو بالکل احکام توریت کی مطابقت پائی جاتی ہے اسی آپ مغائرت حقیقی تبلاتے ہین حضرت سلامت اگر کہین ہم یہہ سمجہے تو قیمت کو جو نیاز نامہ مولوی صفدر علیصاحب کا جواب مطبوع ہو چکا ہے لیکن اوسمین توریت و انجیل کے بہمدگر مغائرت کا حال دیکہنا چاہیئے کہ مغائرت کہتے ہین اسکی سو تکمیل اوسے کہتے ہین کہ قدیم سے کچہہ زیادہ کیا جاوے پس عیسائی جماعت نے جو تیا رحلال و حرام اور طہارت اور حقیقی

بلکہ خدائے واحد کی پرستش کو چھوڑ دیا کیا یہی احکام عتیق کی تکمیل ہوئی یعنے مخالف احکام الٰہی مین کامل ہوگئے اور نسخ کو ناجائز جو
بیاد رکہیا ذرا تمہین تو مسیح نے فرمایا کہ میری گواہی سچ نہین (یوحنا ۵ باب ۳۱) اور پہر فرمایا کہ میری گواہی سچ ہے (یوحنا ۸ باب ۱۴) اب
اگر یہہ نسخ و منسوخ نہین ہے تو مسیح نے اپنی کس بات کی تکمیل فرمائی آیا اسکی کہ مین پہلے سچ بولتا تہا اب سچ بولتا ہون —

سن انجیل متواتر ہے یا نہین اور اوسکی حجت پر کیا دلیل جواب انجیل مقدس کا ایسا اچہا تواتر ہے کہ کوئی اہل اپنی کتاب کا ایسا تواتر دکہلا نہین سکتا
پہلی صدی کے اوائل مین جب رسولون نے یہہ کتابین امت کے لوگون کے ہات مین دین تو اونکی زندگی مین یہہ سب کتابین ارد گرد کی ممالک مین پہیل گئین
اور رسول یوحنا عمر بہر سفر کرکے اون کتابونکا رواج بچشم خود دیکہہ گئے اور انکے بعد نسلاً بعد نسل دست بدست ہمارے درمیان آجتک
یہہ کتابین چلی آتی ہین اور تصدیق اس تواتر کی حواریون کے عہد سے آجتک مخالف اور موافق کی تواریخون سے اور بہی کامل ہو جاتی
ہے اسکے سوا ان کتابونکے کلام الٰہی ہونے پر ہمارے پاس اور بہی بہت سی دلیلین ہین (اول) ان کتابونکے سب حصے باوجودیکہ مختلف
زمانونمین اور مختلف کاتبون سے لکہے گئے تو بہی انکے مضامین آپسمین ایسا میل رکہتے ہین جس سے ثابت ہوتا ہے کہ عالم الغیب ان کا
لکہوانیوالا ہے (دویم) ان کتابونمین ایسے ایسے عمدہ اور پاک بہید بیان ہوئے ہین کہ کوئی بشر اگرچہ کیسا ہی عالم کیون نہو ایسی
باتین بیان کرنیکی طاقت نہین رکہتا (سوم) ان کتابونکا کوئی مضمون نفسانی خواہشون مین لپٹا ہوا نہین ہے (۴) ان کتابون
کی قدامت اور آجتک کی عجیب حفاظت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ کتابین قادر مطلق کی حفاظت اور حمایت مین ہین (۵) مسیحی
دینکی عجیب افزایش اور کامیابی سے ظاہر ہے کہ یہہ کتابین ضرور خدا کے ہین (۶) ان کتابونکی تعلیم ظاہر کرتی ہے
کہ یہہ خدا کی ہین (۷) ان کتابون کا مقصد ظاہر کرتا ہے کہ یہہ خدا کی ہین کیونکہ انکا مقصد یہہ ہے کہ خدا کا جلال اور بندے
کمال و بجہ پر ہووے ساری دنیا مین کوئی کتاب ایسی نہین ہے جو اس سے زیادہ خدا کا جلال اور انسان کا عجز بیان کرے (۸) اس کلام
کی تاثیر جو اسکے حقیقی مومنین کے دلون پر ہوتی ہے ایسی عجیب تاثیر ہے کہ کسی کتاب مین ایسی تاثیر نہین ہے، ہان قرآن وغیرہ کے
تاثیر جو اوسکے سچے ایماندارون مین ہوتی ہے اس کلام کی تاثیر سے مقابلہ کرکے معلوم ہوگا کہ یہہ الٰہی تاثیر ہے وہ انسانی تاثیر
ہے (۹) یہہ کلام جب انسان کے دلمین تاثیر کرتا ہے تو ایک عجیب تبدیل و تسلی کا شروع اوسکے دلمین ہونے لگتا ہے (۱۰)
ان کتابون کے مصنفون کے معجزات - ان کتابون کی صداقت پر خدا کی مہر ہے (۱۱) وہ صدہا پیشین گوئیان جو اون مین
مذکور ہین جنکی تکذیب نہین ہو سکتی وہ بہی ظاہر کرتی ہین کہ یہہ سچے خدا کا کلام ہے **اقول** واہ بندہ نواز اوپچ کی سی طرح
بے دلیل تعریف تو ہر شخص اپنی تصنیف کی بہی گا سکتا ہے یہہ تو وہ شعر ہے کہ جسکے نہ تال ہے نہ سُم ہے نہ زیر ہے نہ بم ہے

اب ان گیارہ دلیلون مین سے اپنی ہر دلیل کا جواب سنتی جائیے (اول) اگرچہ چارون انجیلین مسیح کے صرف تین برس کی مختصر
تواریخ ہے تو بہی چارون مین ایسا اختلاف ہے کہ اگر لکہون تو بہار جزن کے تماسی بہی بڑہ جاتے مفتاح الکتاب اور تفسیر سکات اور
رقعیہ لوادمین دیکہیو (۲) عمدہ اور پاک ہدایات کتابون کے عیسائی لوگ بہی پاکر توحید مین تثلیث اور مفت مین نجات (نغمہ طنبور
صفحہ ۱۰۶) اور طہارت مین نجاست (یوحنا ۹ باب ۶-۱۰) اور عبادت مین باجا اور راگ (۳) نفسانی خواہشون کے لئی اوسی
یہہ تعلیمین مین کہ پاکون کے لئے سب کچہہ پاک ہے (طیطس ۱ باب ۱۵) اور یوحنا بپتسمہ دینے والے سے ہر اوسکے عیسائی بہی بڑا ہے
(۴) عجیب حفاظت ان کتابونکی یہی ہوئی کہ ڈیڑہ لاکہہ غلطیان اون مین پائی گئین (فانڈر صاحب کا اختتام دینی مباحثہ صفحہ ۱۵
اور ہمارے زمانہ مین ایک تصحیح اور ترمیم ان کتابونکی انگلستان مین ہوئی ہے اب کی دفعہ دیکہئے کے لاکہہ غلطیان پائی جاتی
ہین (۵) مسیحی دینکی ترقی پانچوین صدی سے پندرہوین صدی تک ہی کہان گئی تہی جب تمام جہان مین دین عیسوی کی قیمت ہو جانے
کے تہا (دیکہو تواریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۵۶ء صفحہ ۱۶۳) (۶) خدا کی کتابون مین یہی تعلیم ہوتی ہے کہ اپنی معدہ کی
کمزوری کے سبب تہوڑی مے پیا کر (اول طمطاؤس ۵ باب ۲۳) (۷) خدا کا جلال اور بزرگی کہیں سے ظاہر ہے کہ اون آبا (یعنی
ملے) باپ کو پکار پکار کہتے ہین (رومیون ۸ باب ۱۵) یعنی اوسکے سب عظمتون پر قطع نظر کرکے صرف باپ کا اوسی خطاب دیا
اور دادا کی برابر بہی اوسی سمجہے (۸) یہہ کیسی الہی تاثیر ہے کہ عیسائی ہوتے ہی ہر کولی جا بہی فرعون بے سامان
ہو جاتا ہے اور ہندستان کے بڑے بڑے رئیس کو کمال عنایت کی حالت مین بہی کالا آدمی کے سوا اور کچہہ نہین کہتا
(۹) اس کلام کی تاثیر سے عجیب تبدیل انسان کے دلمین شروع ہوتی ہے کہ تہہ سے کہانا اپنے لوگون کا ادب اور بزرگی
عزیزت خدا کا خوف سب چہٹ جاتا ہے (۱۰) تو قادر مرقس نے کوئی معجزہ نہین دیکہا یا اونکی انجیلین کیونکر الہامی ہو سکتی
ہین (۱۱) صدہا تو انجیل مین کل آیتین ہین جنمین تواریخ و تعلیمات و تمثیلات و نصائح وغیرہ شامل مین چنانچہ
انجیل مرقس مین کل چہہ سو ہتر آیتین ہین اور اسی مقدار کچہہ کم و بیش اور انجیلون مین آیتین ہین ہر صدہا پیشین گوئیان کہان سے لگئین
مگر دو چار پیشین گوئی البتہ پائی جاتی ہین کہ بعضا اون مین سے حضرت نبی اسلام علیہ الصلواۃ والسلام کی شان مین ہین (دیکہو انجیل یوحنا
۱۵ ورس ۱۴ باب ۱۴) اور بعض غلط نکل گئین جیسی یہہ کہ جب تک قومونکا وقت پورا نہ ہو یروسلم (یعنی بیت المقدس) قومون سے
روندا جائیگا (لوقا ۲۱ باب ۲۴) لیکن یروسلم مین مسجد اقصی کو حضرت عمر رض کے حکم سے تعمیر ہوئے تیرہ سو برس گذرے
اور قومونکا وقت پورا ابتک نہین ہوا یعنے سب قومین ابہی تک عیسائی نہین ہوگئین اور بعض بری ہو جاتی ہین

جیسی یہہ کہ کیا ابن آدم میں تم آرام پاویگا (لوقا ۱۸ باب ۸) حقیقت میں عیسائی مذہب روز بروز ایسا بگڑتا جاتا ہی کہ ابن آدم
کے لیئے حضرت عیسی کے دوبارہ آنے تک یہہ مذہب دنیا میں صرف برائے نام رہجائیگا س ۱۵ اثبات نبوت حضرت عیسی بہ نسبت یہودیوں کے جواب انجیل
میں کیونکر کیا جاوے جواب یہودی بھی نسبت حضرت عیسی کا اثبات عہد عتیق کی کتابوں سے کر سکتے ہیں اور کر دیا ہی اور وہ لا جواب ہو کر تسلیم کرتے ہیں یا نہیں ایمان نہیں
اقول جسطرح یہودی نصاری کی نسبت اثبات نبوت حضرت پیغمبر آخر الزمان صلعم عہد عتیق و جدید کی کتابوں سے کر دیا ہے وہ لا جواب ہو کر تسلیم کرتے ہیں ایمان نہیں
لاتے ہیں س ۱۶ آیات انجیل سب محکم ہیں یا متشابہ بھی ہیں اور تاویل بھی ان میں جایز ہی یا نہیں جواب انجیل شریف میں بلکہ کل بائبل میں اکثر مضامین
محکم ہیں بعض متشابہات بھی ہیں لیکن ایسی متشابہ نہیں ہیں جیسی قرآن میں ہیں مثلاً الم دالر وحم عسق وغیرہ انکو ہم مہملات کہتے ہیں جو
مضمون ایسے ہیں جو عقل سے بالا ہوں مثلاً ذات الہی کی کیفیت یا بہشت وغیرہ کا ذکر انکو ہم متشابہات یا ادراک عقل سے بالا کہتے ہیں اور
ان میں تاویل جائز نہیں ہے جیسی فرمایا ہے اوسیطرح ایمان لاتے ہیں اقول صرف قرآن کے یہہ حروف مقطعات انکی نظر میں مہمل نہیں ہیں بلکہ توریت و انجیل
کی اکثر مضامین جنکا مطلب انکی سمجھ میں نہیں آیا آپکی نظر میں مہملات ہیں مثلاً بیشتر پیشینگوئیاں حضرت نبی اسلام صلعم کی بابت اور عیسائیوں کی
معدوم ہونیکی خبر جو لوقا ۱۸ باب ۸ میں ہے اور توحید خالص جو مرقس ۱۲ باب ۲۹ میں ہے اور شریعت کے سارے احکام جو متی ۲۳ باب ۲ میں ہے یہہ سب باتیں
انکی نظر میں کالتش ایسی ہی تھیں جیسی آپ سنگ پر ہی اونٹ کے لیے مگر ایسی ہو گئیں جیسی بھینس کے آگے بین و نعمت بہا بیان بہشت وغیرہ کی بابت تو ما در حقیقت
آپ ہی کی عقل کہ جیسی فرمایا اوسیطرح ایمان لاتے ہیں انتہی اب خطرہ رہا کہ بہشت حور و قصور کی بابت در حقیقت کچھ شک کرتے ہیں س ۱۷ تعداد اناجیل کا کیا
اور اختلاف نسخہ کا کیا باعث ہے جواب تعدد کتب اناجیل کا سبب یہہ ہی کہ یہہ صحائف چند گواہوں کی تحریر کی کامل ثبوت کو ہوویں ایک مسیح
چار انجیلیں چار پیغمبروں یعنی متی و یوحنا و لوقا و مرقس وغیرہ کے وسیلے سے خدا نے لکھوائیں تاکہ دنیا کی چار سمت کے لیے گواہی ہو اقول کیا وہ پیغمبر
ایسی نامعتبر تھے کہ خدا نے ایک دو کی تحریر پر اکتفا نکیا تب چند گواہوں کی نوبت پہنچی اور دنیا چار سمت کے لیے تو چار پیغمبر کافی ہوئے تب پولوس وغیرہ
کا جو بادر حقیقت فرماتے ہیں پولس وغیرہ والی تو تو میں کیسی دنیا کے اور کی تجویز کی گئی ہونگی اور متی او یوحنا کیسا مرقس و لوقا بھی شامل کس ... تو
چار انجیلوں کے مصنف ثابت ہوں مگر جبکہ مرقس و لوقا حواری بلکہ یہودی بھی نہ تھے جیسا کتاب نوید جاوید میں ثابت کر چکا ہوں تو اصحاب
دو انجیلیں بعقیدہ اہل تثلیث خدا نے لکھوائیں تاکہ دنیا کی دو سمت کے لیئے گواہی ہو اور باقی دو سمت جہت میں غیر نصرانی بیخ نوبت بجا رہی ہیں
س ۱۸ حواری حضرت عیسی کے مثل یوحنا وغیرہ معصوم ہیں یا نہیں جواب جیسی نسبت پیغمبر معصوم ہیں ویسی ہی حواری بھی معصوم نہیں ہیں مگر مسیح پر
ایمان لانے سے گناہوں کی معافی پاتے جیسی تمام پیغمبر اولین و آخرین مسیح پر ایمان لاسی پاک ہوئے لیکن اسیطرح ہر کوئی ایمان لاتا ہی معافی
پاتا ہی پر معصوم مسیح کی اور کوئی نہیں ہے اقول معلوم ہوتا ہی کہ دنیا میں کوئی انسان نبی ہو خواہ ولی معصوم ہونیکے لائق نہیں ہے

مگر صرف خدا کی ذات جو مسیح کی معصومی کی خاص جہت تھی چونکہ ہر ساتھ ہی ظرافت کیموافق اڈا ز دیتا ہی عیسائیون نے خدا کی بھی بیچان لی
کہ وہ معصوم ہے اور اگر اتنا اور نہ بیچتے تو اندیشہ تھا کہ اوسی گنہگاری کا بھی الزام لگاتی اور تمام پیغمبر اولین و آخرین مسیح پر ایمان لا
تے اون میں سے حضرت ایوب جو ابراہیم سے بھی بہتر تھے (زبدۃ الکتاب صفحہ ۱۹) انکی کتاب میں لکھتے ہیں کیا جو عورت سے پیدا ہوا پاک نکل سکتا ہے
(ایوب ۲۵ باب ۴) اور اوسط زمانہ کی پیغمبرون میں سے حضرت داود فرماتے ہیں کہ ای خداوند آدم کون ہے تو اوسکو یاد کرے (زبور ۱۴۴ باب ۳)
اور حضرت خاتم الانبیاء صلعم پر جو قرآن نازل ہوئی اوسمین لکھا ہے لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ہو المسیح ابن مریم قل فمن یملک من اللہ شیئا ان اراد
ان یہلک المسیح ابن مریم وامہ ومن فی الارض جمیعا (سورہ مائدہ رکوع ۳) اب میں نے تو اپنی دلیلونکو ثابت کر دیا مگر بادری صاحب کسی دعوی کو
بھی ثابت نکر سکی صرف بکا ہی کہ قرآن اور انجیل سے جواب سوال کر دنگا سو ۹ تو نہ حجت ہی نہیں جواب اگر صحیح ہو تو البتہ حجت ہے
سو انکار نبوت جناب رسالت کا کیا سبب ہے حالانکہ ادلہ عقلیہ نقلیہ سے نبوت اونکی ثابت ہے اور توریت انجیل وغیرہ میں بشارت اونکے ذکر کی موجود
ہے جواب کیا خوب سوال سے جواب لیا آجتک کسی نے ایسا نہیں کیا اس کے سوال میں تین حصے ہیں تیسرے حصے کا جواب ہے کہ مکاشفہ
کے ۹ باب سوا آنحضرت کا ذکر کہیں نہیں تھا اور وہ ذکر تو اونکے حق میں اچھا نہیں ہے اور مولوی رحمت اللہ نے ازالۃ الاوہام میں حضرت کی بشارتوں کا ذکر کیا
برادرانہ میں سے ایک بھی درست نہیں ہے بندے نے تحقیق الایمان میں اوسکا ذکر مفصل لکھ دیا ہی حصہ دویم کا جواب یہ ہی کہ وہ ادلہ عقلیہ نقلیہ جو
آنحضرت کی نبوت پر موجود ہیں آجتک ہمارے گوش گذار نہیں ہوئے آپ بتا دیجئے وہ ادلہ عقلیہ و نقلیہ میں سناوین کیونکہ ہمنے کبھی نہیں سنا حضرت کی نبوت پر ادلہ عقلیہ
نقلیہ دنیا میں موجود ہیں اگر آپ سنا دینگے اور وہ صحیح بھی ہونگے تو ہم ضرور مسلمان ہو جاوینگے یہ میرا اقرار ہے اور سب علماء اسلام سے میں نے سنا ہے اون لوگون
نے جو دیا کہ نہیں کچھ اوسکا ثبوت نہ پایا اگر آپ دیکھتے ہیں تو ذرا نصیب سے وہ دلیلیں بیان فرماوین حصہ اول کا جواب یہ ہے کہ
آنحضرت کے انکار کا سبب ایک نہیں ہے بلکہ کئی ایک سبب ہیں (۱) کسی پیغمبر سابق نے اونکی نبوت پر بشارت نہیں دی (۲) کوئی نشان نبوت کی
یعنی معجزہ بھی اونکی بابت ثابت نہیں ہوا قرآن کے سوا کوئی معجزہ ثابت نہیں ہے (۳) سبب انکار اونکی تعلیم ہے (۴) اونکا چال چلن اچھا نہیں تھا (۵)
جو لوگ اونکی تعلیم پاتے ہیں اونکی اخلاق ایسی بگڑ گئے کہ وہ قابل سنیکے عقل عام کے بھی نہیں رہے اور امید نہیں کہ ایسی خلق کے آدمی بہشت میں داخل ہوون (۶)
آنحضرت سارے پیغمبرون کی مخالف اور بری چال چلن والے تھے ظاہر کر کے الدلیل یہہ کہ دعوی کرتے ہیں کہ وہ سید الانبیاء ہیں (۷) بہت سی باتیں خلاف واقع
بیان کرنے میں یہہ کہا کہ مسیح نے میری بشارت دی ایسا کہنا مسیح نے نہیں ہوا حالانکہ ضرور ہوا ہی جسکا دنیا و مافات کی انہیں ٹھیک خبر نہیں ہے
تو آسمانی بات کب سچی ہو سکتی ہیں (۸) اونکی تعلیم میں نجات کا کچھ بندوبست نہیں ہے (۹) خود مسلمان بقول اہل اسلام اونہون نے شفاعت کا دعوی کیا ہے
مگر استحقاق شفاعت کسی دلیل سے ثابت نہیں کیا لیکن مسیح کا دعوی بھی کلام الہی میں ہر جگہ موجود ہے اور اسکی کامل عصمت بھی پایا جاتا ہے اور شریعت کی تکمیل اوسکی ذات

کفارہ کی قربانی بہہ سب امور دسکا اتفاق ثابت کرتی ہین کہ آنحضرت نبی عہد کے غالو نیز بڑی طور سی معجزات نبوی کی لینے تلوار کے زور اور لوٹ
کی لالچ اور نفسانی خواہشون کی ترغیب سے عرب مین فتح پائی انکے سوا اور بہت سی باتین ہین جنکے سبب اونکی نبوت کا ہم انکار کرتی ہین اور اونکو قول اگر کم
نہایت تھوڑے ہین الحق **قول** یہہ کیلو جملہ بےجا جواب ہے دیا ہی اسکی سند سی اسلام ہم نہین سناتے جو کہ بعض جعلی ہین یہہ جسکا جواب
کہ مکاشفات کا ۹ باب جسمین بائبل جہوٹہ سنتے کے بہیجنے کا ذکر ہی پادری صاحب اوسکی تفسیر مین کچھہ اور ہی لگاتی ہین اور ہم کا تہوالک پادری
اوس مکاشفات کو ... سمجھتے تہے اور اوسکی پیشینگوئی حقیقت بتاتی ہین دیکہو مرشد الانجیل مطبوعہ پٹنہ ۱۸۶۴ء) لیکن اسلامی فرقہ تو مکاشفات
۹ باب کا وہ مطلب نہین یقین کیا جو پادری صاحب فرماتی ہین مگر پروٹسٹنٹ مذہب کے بانی اور اونکے پیرو لوتہر وغیرہ محققین کہ پادری عمادالدین ہی
اونہین مین شامل ہین بلکہ خود ہی عیسائی فرقہ کی علماء ۹ باب مکاشفات کا ثابت کرتی ہین مولوی رحمت اللہ صاحب نے جو حضرت کے ... نشان کا ذکر کیا تحقیق تمام ...
ایک ہی اور ... باطل ... دوسرے حصہ کا جواب یہہ ہے کہ وہ ادلہ عقلیہ و نقلیہ آنحضرت کی نبوت پر جو ہین امید ہے اونہین سنکر ضرور مسلمان ہو جاتے
کیونکہ ایکا اقرار مجتہد صاحب اور علمائے اسلام ... ہوئے ہین اور دوسرے سبب الکاتبین لکھا کہ کوئی نشانی نبوت کی یعنی معجزہ حضرت کے ہاتہ سے نہین ...
یہاں ثابت ہے کہ نبوت معجزہ ہو نبوت کے لئی کافی ہو گا اور یہہ ثبوت اسطرح کا ہو کہ جسکے صدق مین یقین ... ہی لیکن ... مبارکباد ہو جائین
کتاب کی گنجائش کیموافق دو تین مقام ایسی بیان کرتا ہون ایک ہی ہین اگر اسمین سے یقینا سننے والے کے دلکو تحقیق مین لے آئی تو سمجہہ لو کہ خدا کی حجت ...
پادری صاحب عمادالدین ... تمام ہوئی اول حضرت یسعیاہ نبی نظم ... حضرت نبی عربی صلعم کی آمد مین ... نیا نام ... ہین کہ خداوند کے لئے ایک نیا
گیت گاؤ تم جو سمندر پر گذرتی ہو اور تم جو اوسمین بستی ہو ای جزیرو اور اونکے باشندو تم زمین پر سر تا سر اوسکی ستایش کرو بیابان اور اوسکی بستیان
قیدار کے آباد دیہات اپنی آواز بلند کرین جہانون کے بسنے والے ایک گیت گائین پہاڑونکی چوٹیون پر سے للکارین وہ خداوند کا جلال ظاہر کرین اور جزیرونمین
اوسکی ثناخوانی کرین (یسعیاہ ۴۲ باب ۱۰ الا ۱۲) قیدار کے آباد دیہات اپنی آواز بلند کرین یہہ اولاد اسمعیل کے لئی خوشخبری یعنی ہمارے پیغمبر صلعم کی مبعوث
ہونیکی خبر ہی کیونکہ قیدار حضرت اسمعیل کی ایک بیٹے کا نام ہی (پیدایش ۲۵ باب ۱۳) اور اسمین ایک بڑا بہید ہے کہ دسوین اور گیارہوین
آیتوںمین سمندر پر گذرنیوالے۔ اور جزیرے۔ اور بیابان۔ اور اوسکی بستیان تو عام ہین اور نام کسی شہر کا نہین آیا سوا قیدار کے جس سے ظاہر ہے کہ
قیدار کی لئے خصوصا اور تمام جہان کے لئی عموما یہہ مبارکبادی تہی اور یہہ ہی غور کرنا ہی کہ ماقبل لفظ قیدار کی بیابان کا لفظ ہی جو لفظ عرب کا
ترجمہ ہی اس سے ثابت ہے کہ خداوند کا جلال ظاہر کرنیکی خوشخبری خاص اہل عرب اور اولاد حضرت اسمعیل کے واسطے ہے دوسرے پیشین گوئی
جو حضرت پیغمبر اسلام علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمائی صحیح بخاری و مسلم مین نار حجاز کی خبر ہی ہو کہ سوم جمادی الثانی ۶۵۴ ہجری کو ملک حجاز مین
ظاہر ہوئی حجاز و جنگ لبنی اور جا بسا بجانب شام ... اور وہ ۵۲ دن تک روشن رہی اور اوس آگ کا ... آجتک اسلامی فرقوں کے سب علماء

اسی اپنی کتاب میں لکہتی آئی ہیں اور سینی اس تحقیق میں کسیو وقت میں شک نہیں کیا جو کہ صحیح بخاری و مسلم میں سچا ہے ورقہ ہو ہر حاوی بر بر شدہ
لکہی گئی ہیں چنانچہ بابو عماد الدین صاحب خود اپنی کتاب تواریخ محمدی صفحہ ۹۴ میں لکہتے ہیں کہ ولادت امام بخاری سنہ ۱۹۴ ہجری میں اور وفات سنہ ۲۵۶
ہجری میں ہوئی اور ولادت امام مسلم سنہ ۲۰۴ ہجری میں اور وفات ۲۶۱ ہجری میں ہوئی انتہی اب دیکہو کہ جو خبر اتنے برس پہلے لکہی جا اور ان صاحبان
کمال عظمت کو تمام عالم پر ظاہر کرتی ہے چونکہ جیسے حضرات اہل سنت کے یہاں قرآن شریف مفید قطع و یقین ہے یعنی افادہ علم قطعی اور یقینی کا بعینہٖ
اسیطرح باجماع محققین اہل سنت احادیث مندرجہ صحیح بخاری و مسلم بہی مفید علم الیقین ہیں بخلاف احادیث دیگر کتب کے جیسا کہ کتب اصول حدیث
شرح مقدمہ نووی وغیرہ میں موجود ہے اور بخاری و مسلم سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معجزے ثابت ہیں جنمیں سے یہاں یہہ ایک لکہا گیا
اگر بادری صاحب کہیں کہ ان پیشین گوئیوں کی نہیں لکہی گئیں تو میں کہتا ہوں کہ ہے اور دنیا اسلام کی عظمت ظاہر ہوتی ہے کیونکہ حضرت رسول اللہ صلعم
اپنی صحابیوں میں سے ایک کے حق میں کہا کہ اوسکی ہاتہ میں سونے کے کنگن ہونگے سو ایسا ہی ہوا تو حضرت صلعم کی معجزہ کو کیونکر قیاس کیا جائے۔ اور سوال جواب
میں پادری صاحب لکہتے ہیں کہ اگر صحیح تواتر ہو تو البتہ حجت ہے (نجم طہور صفحہ ۸۸) پس اس خبر کی سینکڑوں برس پہلے لکہی جا اور جن کتابوں میں یہہ خبر لکہی
ان کی یقیناً معتبر ہونے اور وقوع کی بعد تمام مصنفین اسلام کا اس خبر پر کامل یقین ہونیسے اسکا صحیح تواتر ہونا ثابت ہے پہر کیا یہہ پیشین گوئی ایسی
جا سکتی جسکی صداقت میں مخالف موافق کو دم مارنیکی جگہ نہو خواہ کسی کتاب سے لکہی جاے پس اگر کوئی ایسا نتیجہ ہو کہ میں مجہول و مردود کہوں وہ بہی
بکے جاے تو وہ قرآن کی پیشین گوئیاں بہی کب اعتبار کرلیگا اور سمجہدار کہے گی تو یہی قوم ای عزیز بہار نشانی بلکہ روز قیامت ہو جائیگی ایک عماد الدین دو تین نہیں
ایک سے چار نہیں ہے یا ان پیشین گوئیوں کا موافق سند جمہور کے بطلان ثابت کریں یا یہ اسلام میں ثابت قدم ہوں کیونکہ یہہ دونوں باتیں ایک حضرت علیہ السلام
کی خبر حضرت عیسیٰ کی کتاب میں دوسرے پیشین گوئی حضرت رسول اللہ صلعم کی یہان سے معجزہ قولی سمجہنا چاہئے جسطرح شق قمر وغیرہ معجزہ فعلی کہلاتا
فلما جاءہم بالبینات قالوا ہذا سحر مبین یعنے جب آیا اونکے پاس کہلی نشانیاں لیکر بولے یہہ جادو ہے صریح (سورہ صف رکوع ۱) ان دونوں سے زیادہ معجزوں اور
اونکی بابت تفصیل و تشریح کی اگر کسیکو تلاش و جستجو ہو تو کتاب تواریخ مجیدی مین سب مرقوم ہیں اب تیسرے حصہ کی اون سببوں کا انکار ہی جو آپ نے سمجہے
پہلے اور دوسرے سبب کا جواب تو یہی دونوں پیشین گوئیاں ہیں (۳) سبب انکار انکی تعلیم ہے پادری صاحب لکہتے ہیں اسکا جواب یہہ ہے کہ ہر شخص نہیں کہہ سکتا
کہ مسیحی تعلیم بابند ہو ویسے انسان اور برتری کے درمیان رکہے گئے ہیں تاکہ نیکی کی جائیں اور عیسائی اگر روح نجات پانی چاہیں تو حکم کیجائے ضرور تاکید کی
عیسائی لوگ جو اسلامی تعلیم میں عیب و قصور بیان کرتے ہیں اور بدعت سنا دو ہر طرح کی گندگی گناہ و عبادت میں گانا بجانا ختنہ کی نیت سے کہا نا
اور دین کی کتب پڑہنا تعویذ وغیرہ نہیں ہے اونکی نظر میں اسلامی تعلیم سے بڑہ کر کوئی تعلیم نہیں ہے (۴) آنحضرت صلعم کا چال چلن ہی سبب ہے پادری صاحب
کی نظر میں بہتا ہے کہ حضرت صلعم نے خود اون باتوں کو جنکا مذکور بالا ہوا کبہی اختیار کیا اور دوسروں کو اجازت دی (۵) جو لوگ اونکی تعلیم سے تیار ہوئے علماء ہی کا مینار

بنی اسرائیل بار بار ایسی گمراہی میں پڑ گیا۔ کلمہ محمدی تعظیم محمد رسول اللہ (۷) آنحضرت صلعم تمام دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجے گئے تھے اور یہ بات یقینی ہے کہ ایک بدکاری ایمان کے خدا اور رسول پر شریعت
اور سب بیوقوف سمجھے اور پیغمبر آخر الزمان کو بنیاد بنایا گیا بلا نصیحت جب ولادت ہوئی تو یہ آنحضرت صلعم کی بشارت دی اور اسکا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے کہ انکا حقیقی نسب سلطنت
نہیں کیا ہے جیسا پادری انکار کرتے ہیں تو غلط سمجھے ہیں اور یہ ہمارا یقین جلالت الٰہی اور مسیح کی معجزہ ہوتے ہیں تو نصرانی دین کی فرق گواہ میں جنگل
تفصیل سے کتابوں میں جا بجا بیان کی ہے (۸) انکی تعلیم میں تمام مذاہب سابقہ سے نجات کا کامل ثبوت ہے اور یہ اسکی انجیل کتاب آسمانی ہونے سے ظاہر ہے اور اس
تو پادری صاحب بھی انکار نہیں کر سکتے کیونکہ محمد صاحب بار بار اصرار کرتے ہیں کہ حضرت النبی سر بسر انجیل کا پیرو ہے کیا پادری صاحب کی نظر میں قرآن کی ہدایت کی
(دیکھو نغمہ طنبور صفحہ ۴۴) (۹) منصب شفاعت کے استحقاق کے لئے حضرت صلعم کا خاتم پیغمبران ہونا کافی ہے کیونکہ پہلے نبی ہوتے ہیں مقدم (متی باب ۱ آیت ۱۲) اور سے
پادری صاحب بھی انکار نہیں کر سکتے اور اگر انکار کریں تو بعد رسول اللہ صلعم کوئی اور نبی جو کتب الہامی سابقہ اور سب انبیاء سلف پر ایمان لاوے اور انکی تعلیم دنیا تمام
دنیا میں موجود زمانہ کی سیکڑوں گردن کشوں کو ہدایت ہوئی اور دین کو پھیلایا ہے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پھیل گیا ہو حضرت صلعم کا خاتم پیغمبران ہونا بھی ثابت
ہو جاتا ہے اور کفارہ کی قربانی کی نسبت مسیح کا شفیع ہونا عماد الدین بیان کرتے ہیں کچھ خصوصیت نہیں مسیح قربانی ہوئی اور ان کا
کچھ شفاعت منحصر ہے دیکھو حضرت اسمٰعیل بھی قربان ہوئے شفیع سمجھے جاتے ہیں اور سبط حضرت موسیٰ بھی (پیدائش باب ۱ آیت ۱۰) اگر آنحضرت صلعم کا نور پیغمبروں کو نصیب
ہو تو یہ بھی تمام انبیاء ہی مرسل ہیں پادری صاحب نے اور بھی بڑے بڑے روحانی باپ دادوں (اعمال … صفحہ …) جنہوں نے بہت بڑی کتب سے انکار کیا
اور عیسائی غیر مذہبوں میں … پایا عماد الدین نے … مسلمانی بحث یا در عماد الدین کی خلاف حقیقت انکا صرف ایمان و دل سے اور
اور انبیاء کرام ہمیں امام حضرت امیر … عقیدہ جات کمالات انکے کمالات انبیاء مثل … ان کا کیا جواب اہل
حصہ میں ہیں بیٹے باپ کا جواب ہے کہ حضرت امیر یعنی حضرت علی ابن ابی طالب محمد صاحب کے چچا زاد بھائی اور داماد بھی تھے اور واقعہ کے موافق جو تھے خلیفہ تھے اور دیگر بھی
مسلمانوں میں امام مشہور ہیں اور یہ سب ایمان اور مسلمان تھے اور گنہگار آدمی جیسے دنیا پر سب لوگ گنہگار ہیں جو کہ ان ایام محمد صاحب ہی ثابت نہیں ہے اسلئے
لوگ بار سے ان کی تعلق ہے جیسے سب مسلمان … عقیدہ ہمارا اور ان بزرگوں کی طرف سے دوسرے حصہ میں آیا ان کی کمالات کی نسبت بتلایا یہ بات بالکل پادری صاحب
کیونکہ اگر ان شخصوں میں کچھ کمالات ہوں تو حضرت محمد صاحب کے کمالات کی نہیں ہو گی … پیغمبر کی کمالات کی مناسبت جس صورت میں آنحضرت کی رسالت ثابت نہیں ہے تو ان
کے کمالات جو دوسری تقریر میں بسط سے ثابت اور یقین کے لائق ہیں … ثابت ہم سے ایسا ہی سوال کیا کیونکہ شخص تین میں … قول الہ محمد صاحب
سادگی کیسے انکار پادری صاحب نہ کرتے تو پادری صاحب اپنی رو جواب کا دعویٰ کیونکہ سب نے … مثل … کی ہے کہ … دعویٰ … کیونکہ یہ طریق اہل تثلیث
سب انبیاء سلف کو بلکہ حواریوں کو بھی گنہگار کہتے ہیں (دیکھو نغمہ طنبور صفحہ ۸۱) جب حضرت عیسیٰ کو انہوں نے خود نعوذ باللہ لعنتی (گلتیوں باب ۳ آیت ۱۳) اور انجیل میں کو جو حقیقی امور کا
باپ ہے اور انبیاء سلف کو چور اور بٹ مار (یوحنا ۱۰ باب ۸) قرار دیا اور سیکو … لوگ کیا مجھ میں ایسا … مجلس میں جو وقت طلب تھا جب … بھی

منقول ہیں یہی ہے اور یہی نظر میں ایک روٹی کی تان سمجھی جاتی ہے عبادت طلبی کی تو ہم میں تثلیث کی معرفت رکھیں گے اور سب مقید ہونگے انکی طرح جاتے رہے

س۲۲ معاد روحانی اور جسمانی بدلے اخروی حور قصور اور جنت و نار میں کیا اعتقاد ہے جواب حور و غلمان اور شراب و کباب و جماع وغیرہ دنیاوی مزے وہاں ہونگے اقول یہی ہے یادداشت مجتہد صاحب مناظرہ میں شروع کیا تھا جسکے ہر باب میں اپنی دلیل قرآنی کی سند سے مطلع و منقول ہے اور ایک سوال طلبنے کا نعیم کے صفحہ ۸۶ و ۸۷ میں آپ نے اپنی کتابوں میں کہ بہشت وغیرہ کو جیسی فرمایا ہے اور سیط ایمان میں آئی ہیں انہی تو اب بیان حور و غلمان وغیرہ ہی انکا کیا سبب ہے

س۲۳ شراب حرام و نجس ہے یا نہیں جواب شراب بعض ہی کی بے ہیں بیشک اگر زیادہ پی جاوے تو اوسکی فعل حرام میں ہے اور اوسکی ذات نجس نہیں بلکہ زرق گناہ ہے اقول یہی سبب ہے عشا ربانی میں شراب تک بلکہ مسیح کی خون کی قائم مقام عشا میں سمجھی جاتی ہے پھر اوسکی زرق و گناہ ہونا ہے اب کیا ماہیت

س۲۴ لحم خنزیر حرام و نجس ہے یا نہیں جواب سور کا گوشت حرام ہے نہ نجس بلکہ جیسی بکری بھیڑ کا گوشت پاک ہے ایسی ہی یہ بھی ایک گوشت ہے جسکا جی چاہے کھاوے البتہ سور کی عادات بعض آدمی میں اور اسکو ہم کہتا لا سکتے ہیں اقول اگر دنیا میں غذا تاثیر پیدا کرتی ہے تو سور کا گوشت کی عادات ضرور ہے کہ انہیں میں پیدا کرتا اور حضرت یسعیاہ ۶۶ باب میں فرماتے ہیں کہ جو سور کا گوشت اور مکروہ چیزیں اور چوہا کھاتے ہیں وہ سبکے سب فنا ہو جائینگے خداوند فرماتا ہے

س۲۵ ختنہ کے بارہ میں کیا حال ہے جواب جسکی خدا منع کی وہ مختون ہیں ہی اور جسکی بد خواہش ہیں غلاف ہیں الحجر الہ اسموہ نامختون ہے اقول یہ سند ڈیڑھ سو عیسوی تک یہ دلیل نہیں سوجھی تھی تو برابر جاری رہی ختنہ مگر اوس میں بت پرست سنت عمل کی ختنہ چھوڑ کر بدبختوں کو مغلوب کرنا ہے نہیں سکھلا دیا (دیکھو تواریخ کلیسیا صفحہ ۲۴۳)

س۲۶ عشا ربانی کیا اعتقاد ہے جواب تعطیل کرتا ضرور ہے اعظم الاحد کیونکہ بنیا ہی جواب س فسح خداوند مردوں میں سے جی اوٹھا اور اوسکی جی اوٹھنے کی یادگاری میں ہر سو لوگوں نے دنکو سبت قرار دیا اقول مسیح نے کب فرمایا کہ اتوار کو سبت مانو اور سنیچر کو منسوخ کیا رد بلکہ حضرت عیسیٰ خود سنیچر کو سبت مانتے تھے متی ۲۴ باب ۲۰ اور سیطر عشا ربانی قائم مقام عید فسح اور سیط کی قائم مقام ختنہ ہے اور تثلیث کی صدا تعلیم اور مسیح کی الوہیت بنا قیاس اور اجماع کے کسی انجیل میں مرقوم ہے

س۲۷ ارباب مذاہب باطلہ پاک ہیں یا نہیں بتقدیر نجاست اونکی روحانی ہے یا جسمانی یا دونوں طہارت پر اور نجاست عینی ہے یا عرضی جواب ارباب مذاہب باطلہ کی روحیں کفر کے سبب ناپاک ہیں جسم ناپاک نہیں بشرطیکہ بہ اعتبار کثافت طبعی اونکی اجسام پر پاک ہیں اور اونکی روحانی نجاست عینی نہیں ہے کیونکہ خدا نے انسان کو اپنی صورت پر بنایا مگر گناہ کے سبب اونمیں نجاست آگئی اصلی نجاست عرضی ہے اور اوسکا زوال ممکن ہے اگر ایمان لاویں اقول باوجودیکہ آپ نے کسی کتاب کے حوالہ سے یہہ حساب دیا کہ ارباب مذاہب باطلہ روحیں کفر کی سبب ناپاک ہیں پر جسم ناپاک نہیں تھے کیا ممکن ہے کہ روح ناپاک ہو تو بھی جسم پاک ہے بتاؤ ذرا ہی کار و نمبر فروس کتب تمہارا لیو رکھا ہی کو اور سیدھی تری ہے اندر لوٹ اور برائی سی پھر میں آئی ہی تو پہلی سیاہ اور رکابی سی صاف کر کہ وہ باہر سی بہت صاف ہی کار و نمبر فروس میں سفیدی پھیری ہوئی قبروں کے مانند جو باہر سی بہت خوب معلوم ہوتی ہیں پر بھیتر مردوں کی ہڈیوں اور ہر طرح کی ناپاکی سی بھری ہیں متی ۲۳ باب ۲۵

س۲۸ تصویر کا بنانا اور اوسکی پرستش کرنا کیسا ہے اور عیسائی جو عبادت تصویر حضرت عیسیٰ کی کرتے ہیں اونکا کیا حال ہے جواب کہیں تماشی اور یادگاری وغیرہ

عیسائی اہل اسلام جیسے تعزیہ پرستی ہی بعض اہل اسلام کی تعزیہ پرستی اور جیسی بعضی صوفیوں کی قبر پرستی ہی اوسکی پرستش کرنا کفر ہی بنا بر شدید ہی بابت درست ہی بنانا تصویرین ایسی کیلیے فرایدے
مگر انجیل میں بہلے جو صاحب مجتہد ہیں اُنکا قول ہی کہ عیب لگایا جاتا ہے عیسائی دین سے بت پرستی کی مانند ہوتا ہے سو اگر درست کا فتوی ہوتا ہے کفر کا انسے تہا نہیں اور لگ سکتا
کہ اُن کی بابت سو تعریف لکہتے ہیں ایسی مثال ہے ایسی مثال درست نہیں ہے کہ مثال ہی نصیحت کی نہیں اور ایسے ہی اوسکی نسبت بابت ہی فرماتی ہمیشہ تمثیل کی خدا کی انجیل اور
جو کہ شیعہ لوگ قبر اور صوفی لوگ کی گئی ہی نسبت سے ہی تصویر مسیح کی جو تصویر پرستی اور تعزیہ پرستی اور قبر پرستی بیان کرکے لیکن اتنی بات لاتا ہی کوئی نہیں ہی عمل اُن
ناسمجہ جب ان علما دین کی جنہوں نے ہی بدعت طلب کر اور مین الا مجان حضور کی سیکے اور ادب اور تعظیم کی بابت فاسد دیگر اور سجود کو تصویر اور لکہ تو کاش درست مین گر
ناظر باتعظیم میں بت پرست مین ظاہر تو ہونا کہ درست ہی کہ پرستی بت میں تو ہی نہیں ہی ایسی پرستش کرتی انکی جو اور دیگر افراد خدا کو مسیح بھی لیسی نہیں تصویر مسیح کی اگرچہ
بشر کا انکا دنیا میں حقیقت اور لاتا ہی سے لگے اور یہہ تہا ہوتا ہی وہ گوئی میں اور جی بہالکہا جیسنا تفاوت انا ادمین اور ہیں میں بت پرستی اور
دیکہا اور کی مسیح کہ یہہ مراد ہی زبانی جو ایک گیا تفصیل کی عشا ربانی ہی نہیں کا فقط ہی نہی ہی تہی سے ہوتی ہی کہ اب تک بہی علما الدین افسوس کہ
ایسا جاس کیا تقسیم جسکا مقام قائم گوشت اور خون کی مسیح کا بدن اور تب کہ شراب کے صرف ہی لیکی یادگاری کی مسیح لیکن قول اور کیجاوی یادگاری
بہی طہارت گناہ نہیں ہی جب دستور کی موافق ہی دستور قوم یہود جیسا کہ موافق دستور مسیح صوم صلوۃ ہی اب جو نہیں پابند ہی مسیح بہی غیر صلوۃ و صوم طہارت
خدا کی وقت میں روح کی ہی کہ نماز پڑھنا مسیحی غیر نجاست دستور عیسوی عیسیٰ کے لیے حسد بعض اور عداوت کرنا پرستش میں کو پاک دل سے ہی ہوتا ہی کہ بری
رونا کہ سے غلطی بھی خوشنودی کا کلام بد یہہ بھی سو جلسہ اور جستی کی ہر دفعہ پہلے مثل تمثیل میں کلام الٰہی کا اور شکر کرتا اور دعا مانگتا ہو کر
اور ضرور تہا کیونکہ مسلم خورش ہے روزہ میں نفس کشی کرنا مگر نجات مسیحی ایمان کے سبب ہی ہے یہہ کام سلبی ہی خدا کی بزرگی ظاہر ہو سالی کا آدمی
اپنا بیٹا قربان کرکی مجہی دوزخ کے ایمان کے وسیلے بچا لیا اقوال علما دین کی اس سے یہہ غرض ہے کہ لوگونکا اونکی صفائی میں ترقی کر سبب
ظاہری صفائی کی فرصت نہیں ہی باطنی ہر وقت زیادہ ہیں لیکن کیا ضرور ہے کہ بری خواہشون کو دور کرنے والا ابدی نہ کر اور جو کہ جسم طہارت
رکہتی ہیں وہ عداوت بعض حسد لالچ وغیرہ کو کہ جاتی کر جاتی ہیں یا کیا ضرور ہے کہ کلام الٰہی کی میدین مثل کر پڑہنے والا کلام الٰہی کے دروں سے بہی خبر جاتے
کہ عیسائی نے کتاب انجیل کو بیسیوں بار لکہا ہی پہر لکہا ہے ضرور کہ روزہ میں نفس کشی کے وسیلے الکم خورش یعنی تہوڑا تہوڑا دو تین بار لکہا کیا اور اگر
نجات میں تو روزہ کرنا چاہی یہہ عجیب نفس کشی ہی اور یہہ جو دریضا فرماتی ہیں کہ مجہی دوزخ سے ایمان کے وسیلے بچا لیا اسکی لئی شاید کسی بڑی بادری
گناہ ہوگا سنت مغفرت نامہ یعنی اُنکی موجب اونکی ہاتہ لگ گیا ہوگا ورنہ یہہ خبر تو نہیں کہ کہاں سے ملکی کہ مجہی دوزخ سے ایمان کے وسیلے بچا لیا کیونکہ پادری نصاریٰ سب
اگر اوسکی دانائی کی برابر بہی ایمان ہوتا تو اگر پہاڑ کو کہتی کہ یہاں سے وہان چلا جا تو وہ چلا جاتا (دیکہو ۲۰ باب ۷ آیت) پہر مگر انہیں یقین ہوا کہ ایمان کے وسیلے بچا لیا

قال اللہ تعالیٰ جل شانہ وقالوا لن یدخل الجنۃ الا من کان ہودا او نصاری تلک امانیہم قل ہاتوا برہانکم ان کنتم صادقین سورہ بقرہ رکوع ۱۳

ناہین کہ دونو سی بجہا تو انکی طرف سے سیقا کیطرح یہہ لوگ آگ او گلنی والی اور دیکہ کی مانند ایسی ہی آگ میں

اللہم انصر من نصر دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم واجعلنا منہم واخذل من خذل دین

علیہ وسلم ولا تجعلنا منہم ربنا اغفرلنا ذنوبنا واسرافنا فی امرنا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین

راے

عالم آراے صدق پیراے لالہ مہتاب رائے صاحب

ی تقریظ ہے اللہ اللہ یا یہہ آواز سرامیر ہے اللہ اللہ

مدکیا ہی عشرت انگیز یہہ بیان ہے کہ ناہید فلک جسکی ثناخوان ہے کتاب ہی گویا باغ

ن ہے ہر صفحہ پردہ قمری درمیان ہے پادری عماد الدین صاحب اور لکہنو کے مجتہد صاحب

مباحثہ ہوا تہا مرتب نغمہ طنبوری کا قول ہے کہ غلبہ وحق بجانب پادری مولوی عماد الدین صاحب

مجتہد صاحب کو جواب کی گنجایش ہی نہین رہی ہتی - اگر مجتہد صاحب کوئی ڈہائی اینٹ

ر تو باقی ماندہ قلعی کہلجاتی الخ (نغمہ طنبوری صفحہ ۱۱۲ و ۱۱۴) پس یہہ پردہ زنبور از جانب

ید محمد ابو المنصور ابقاہ اللہ فی امن خیر و سرور در جواب نغمہ طنبور اسلئے چہیڑا گیا

ن صاحبون کی نادرستی معلومات کی اصلاح و ترمیم ہو جاے اب پادری صاحب کو اس کتاب اور

دلائل اثبات نبوت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم و پیشگوئی وغیرہ مندرجہ لحن داودی کا

ل قابل پسند جمہور ضرور ہے ورنہ عیسائی دین ترک کردینا بجا بلکہ لازم ہوگا جیساکہ

نغمہ طنبوری صفحہ ۹۱ مین پادری صاحب کا اقرار موجود اور اس کتاب

لحن داودی مین ذیل سوال ششم اوسکی نقل

مرقوم ہے والسلام علیکم

تمت

نصرت احمدیہ

در

ہزیمت عمادیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدای ازلی جل جلالہ و پس نعت حضرت محمد رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم احقر زمن بندہ
ذو المنن فقیر **احمد حسن** ارباب تدقیق و شائقین تحقیق کی خدمتمین عرض پرداز و مدعا نگار ہی کہ ایک عرصہ بعید
و مدت مدید سی عیسائیان دہلی مین پادری عماد الدین پانی پتی کی آمد آمد کی خبر تہی مشتاقونکی شب و روز چوکہٹ
پر نظر تہی یکم مارچ ۱۸۸۱ء کو منشی خیر الدین برادر حقیقی پادری عماد الدین نی فدوی سی کہا کہ پادری صاحب شہر
امرتسر سے بقصد مناظرہ لکہنو جاتی ہین دہلی ہی تشریف لاوینگے اور چندی قیام فرماوینگے یہان ہی شائقان
گفتگو کو خبر دو کہ خوب سی کتابین دیکہہ لو فدوی یہہ خبر فرحت اثر سنکر دہلی کی منادیان فرقان حمید سید احمد علی
و محمد عبد المجید کی پاس آیا اور اونکو یہہ مژدہ سنایا ۷ مارچ ۱۸۸۱ء کو سنا کہ پادری صاحب تشریف لائی یہان یہہ منتظر
کہ کوئی ہمکو بلاوی جب وہان سی کوئی نہ آیا دل مشتاق گہبرایا دونو صاحب بتلاش ملاقات پادری صاحب گہر سے
نکلی جوئندہ یابندہ وہ راہ مین ملی بعد مزاج پرسی استفسار حال قیام و عدم قیام کیا پادری صاحب نی چار روز کا نام
لیا لکہنو جانی وغیرہ کا سبب دریافت فرمایا پادری صاحب نی یہہ بتایا کہ مسیح کی نام کی منادی ہر شہر کے کوچہ و بازار مین
کرنا اور چلدینا سید احمد علی نی پوچہا آج یہان ہی منادی ہوگی فرمایا ہان ہوگی اسی اثنا مین منشی خیر الدین بولی
میر صاحب اسوقت ہم مکان کو جاتی ہین آپ تخفیف تصدیع فرماوین ملاقات کو پہر کسیوقت تشریف لاوین یہہ کہکر
پادری صاحب اپنی مکانکو چلدئی یہہ دونو صاحب بہی راہی ہوئی پہر چار گہڑی روز باقیماندہ ہمراہی چند احباب
ہندو و مسلمان زیر جامع مسجد پادری صاحب کی منادی سننی کو آئی اور پادری صاحب بہی ہمراہ دو عیسائیونکی جگہہ مذکور پر

تشریف لائی لیکن نہین معلوم کہ منادی سی کیون احتراز کیا قاضی کی حوض کا راستہ لیا یہہ لوگ تہوڑی دیر وہان
ٹہیری پہر یون سمجہی شاید پادری صاحب وہان منادی کرین ہم بہی وہین چلین جب یہہ لوگ قاضی کی حوض کو چلی پادری صاحب
راستہ مین ملی آپسمین دو چار ہوئی منادی نکرنیکا سبب استفسار فرمایا عدم قیام بتایا فرمودہ اونکا کچھہ خیال نہ آیا
مولوی نعمت حسین صاحب مدرس مدرسہ تعلیم المعلمین نی فرمایا پادری صاحب آج آپکو منادی کرنی ضرور چاہئے
مشتاقونکو خالی پہیرنا نہ چاہئی پادری صاحب نی نہ مانا اور فرمایا کہ ماحصل منادیکا یہہ ہی کہ جو کوئی ہماری خداوند
یسوع مسیح پر ایمان لائیگا نجات پائیگا اور جو ایمان نہ لائیگا نجات نہ پائیگا سید احمد علی صاحب نی فرمایا پادری صاحب
آپنی بڑی غلطی کہائی یہہ بات آپنی نجات کی بالکل خلاف فرمائی ترسم نرسی بکعبہ اعرابی * کین رہ کہ تو میروی
به ترکستانست * صاحب راہ نجات یہہ ہی کہ جو کوئی خداکو وحدہ لاشریک جانی اور عیسی علیہ السلام کو اوسکا بندہ اور رسول
اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین مانی اور اونکی حکمونپر عمل کری نجات
پائیگا ورنہ حیات ابدی سی محروم رہیگا اور جو کوئی اسکی خلاف بتاتی ہین اہین تحقیق سنائی پادری صاحب نی
کہا یہہ باتین کسی مکان پر کبہی ہین میر صاحب نی کہا پادری تاراچند کی مکان پر چلئی دیر نکیجئی پہر تو پادری صاحب نی کچھہ
سوچا اور فرمایا گفتگو سی کیا ہوتا ہی بارہ سو برس کا جہگڑا ہی کہین فیصلہ ہوتا ہی میر صاحب نی فرمایا فیصلہ کیون نہوگا
اگر آپ منصف ہین ابہی ہو جائیگا ورنہ دلکا ارمان تو نکلی لگا آپکو ہی تحقیق کا حال تو کہلی لگا گو منہ پا بلکی
ہم منتو مان جائینگا پادری صاحب نی اسکا جواب نہ دیا اور فرمایا میری کتابونکی جواب لکہو میر صاحب نی کہا اگر گفتگو کیجی
جلدی فیصلہ ہو جائی حق و باطل ظاہر ہو کتابونکا مطلب سہل ہو جائی مولف کو چہوڑ کر مطالعہ تالیف مین کیون
وقت ضایع کیا جائی مشہور ہی کہ تصنیف را مصنف نیکو کند بیان جب پادری صاحب کچھہ بن نہ آیا اور کوئی راستہ
نہ پایا موجب عادت تفسیر خود قول اول کو فراموش کر فرمایا مجکو اتنی فرصت نہین جو زبانی گفتگو
کرون اوران جہگڑونمین پڑون ہم سی دروغ گورا حافظہ نباشد میر صاحب نی کہا ابہی کیا فرمایا تہا اب کیا
فرماتی ہین لکہنؤ اور کلکتہ کیون جاتے ہین امد سی وحسرت وصل از دلم بر داشتی * حسرتی بود از وصل آن ہم بر
نگذاشتی * الغرض جب پادری صاحب نی گفتگو سی آنکہہ چرائی اور مناظرہ سی جان بچائی محمد عبد المجید صاحب
نی وہان غروب آفتاب تک منادی قرآن فرمائی ہوا فق و مخالف کی دلیلین نبوت نبی آخر الزمان علیہ التحیۃ
والسلام السی برہان لاجواب سی نقش کالحجر کیطرح جمائی کہ کسی مخالف نی باوجود موجود ہونیکی اپنی مین بات کرنیکی
جرات نپائی وعظ کیا فرمایا گویا فرمان عہد الست بربکم یاد دلا یا قالو بلی سبکی زبان پر آیا

اسکو ہوا اسرجہہ کانکی ادرجیا فرمانی کی بن نہ آیا ٧ مارچکا حال سنئی مولوی جان محمد صاحب کشمیری سی پادریصاحب کی ملاقات ہوئی وہان کچہہ دین کا ذکر آیا مولویصاحب نی فرمایا پادریصاحب اپنی جو دین اسلام چہوڑ کر دین عیسوی اختیار کیا ہی اوسمین کیا نفع معاد دیکہلیا ہی بیان فرمائی ہمین بہی اپنی تحقیق کا حال سنائی پادریصاحب نی مولویصاحب موصوف سے گفتگو کا اقرار کیا شبکو شعر سعدیکا یاد آگیا اون سی بہی انکار کیا شعر جو در بستہ باشد چہ داند کسی کہ گوہر فروش است یا شیشہ گر ٨ مارچکو یہہ کیفیت گذری کہ پادریصاحب تاراچند صاحب کی مکان پر تشریف لائی سید احمد علی صاحب و محمد عبدالمجید صاحب بہی ہمراہ چند احباب ہندو و مسلمان کی وہان آئی مباحثہ کی یہہ درخواست کی پادریصاحب نی یہہ گفتگو شروع کی اور محمد عمر صاحب طالب علم مدرسۃ العلوم دہلی نی جواب کی طرف توجہ کی

نقل گفتگو بہو بہو

پادریصاحبکا قول قاعدہ مقررہ اہل اسلام یہہ ہی کہ عیسائیونسی ایسی امور میں بحث کرنا چاہتی ہین جو ہماری اور اونکی دین مین مسلمات سی ہین جیسا ثابت کرنا ذات خداوندیکا اور جواب دینا دہریونکا جیسا کہ ہم پر لازم ہی ویسا ہی اہل اسلام پر پس باہم الجہنا ذات و صفات خداوند مین عبث ہے

محمد عمر صاحبکا قول فرمودۂ جناب مسلم بعض امور مشترک ہین ہم مین اور آپ مین لیکن بعض آپکی ہان بطور قدر زاید کی پائی جاتی ہین کہ ہماری دین مین وہ قدر زاید متحقق نہین مثلاً توحید کہ ہماری دین اور تمہاری دین دونو مین مسلم ہی اور ہونا قدر زاید کا آپکی ہان جیسی تثلیث کہ تم اوسکا دعوی کرتی ہو ہم نہین کرتی پس اثبات توحید ہم پر ضرور نہین کیونکہ یہہ مسلم طرفین ہی پر آپ پر اثبات تثلیث ضرور اب جیسا کہ ہم منکران توحید پر اثبات مسئلہ توحید کرتی ہین ویسا آپ اثبات تثلیث نہین کرسکتی اگر ثابت کرسکتے ہو تو کرو

قول پادریصاحبکا ہان امر اہم یہہ ہی کہ اثبات کتب سماویہ طرفین کیا جاوی تا اوس سی انتقال طرف تسلیم کرنی نبوت انبیاء مسلمہ طرفین کی بحیثیات مخصوصہ ہوجای اور ثبوت امورات دین ہر ہر واحد کا ہوجای

محمد عمر صاحبکا قول ایسی امر کو اہم سمجہنا بعید از عقل سلیم و فہم مستقیم ہی کیونکہ ایمان لانا ذات خداوندی پر اور تسلیم کرنا نبوتکا مقدم ہی تسلیم کرنی اون احکام سی کہ جو کتاب منزل مین مذکور ہین یا مقدم ہی نفس تسلیم کتاب کیونکہ کتاب اس وجہ سی تسلیم کیجاتی ہی کہ ماجاء بہ الرسول سی ہی اور جو ماجاء بہ الرسول سی ہی وہ بوجہ تسلیم کرنی رسالت رسول کی مسلمات سی ہی پس یہہ کتابین بعینہ

توریت انجیل وغیرہ ہی علی ہذا القیاس اور یہہ نتیجہ بطور شکل اول کی بیان کیا ورنہ یہہ امر بہی ہم سی ممکن
ہی کیونکہ ہماری کتاب بسبب فصاحت اور بلاغت کی اس امر پر دال ہی کہ یہہ کتاب منزل من اللہ ہی اور آپ تو
دعوی ہی اس امر کا نہین کرتی کہ توریت یا انجیل وغیرہ کی عبارت ایسی فصیح ہی کہ قدرت بشر سی خارج ہی پس ثابت
کرنا کتاب فرقان کا منزل من اللہ قبل از تصدیق نبوت نبی مسلمہ جناب ختمی مآب آسان اور آپ پر مشکل پس
یہہ دعوی تمہارا منہدم مذہب تمہاریکا اور موئید مذہب ہماریکا پس آپکو لازم ہے کہ پہلی اثبات تثلیث اور بعد اثبات
نبوت کرین تا احکام آخر تک نوبت پہونچی انتہی (یہہ باتین سنکر پادریصاحب نی کچہہ جواب ندیا) **محمد عمر صاحبکا**
قول تثلیث کے کیا معنے پادریصاحبکا قول تثلیث قبیلہ متشابہات سی ہی جیسی اکثر اسکی آپکی دین مین پائی جاتی ہین محمد عمر صاحبکا قول
متشابہہ کے کیا معنے پادریصاحبکا قول کیا تم نہین جانتی محمد عمر صاحبکا قول جناب ہی بیان فرمائین (پادریصاحب نی
متشابہہ کے کچہہ معنے نہ بتائی محمد عمر صاحب نی یہہ معنی فرمائی) محمد عمر صاحبکا قول متشابہہ اوسکو کہتی ہین کہ خفا رکہتا ہو باعتبار معنے کی
اور ادراک اوسکا غیر مرجو ہو یعنے کسی طریق پر اوسکا ادراک نہو سکی فقط ایمان لائین اس امر پر کہ جو کچہہ اوس سی مراد
ہی وہ عند اللہ حق ہی اگر تثلیث کا ایسا ہی حال ہی تو آپ تثلیث کی لفظون پر ایمان لائی ہین اصلاً و مطلقاً
اوسکا علم آپکو حاصل نہین کیونکہ متشابہہ کا حکم توقف فی التامل ہی یا ایمان اوسکی معنی پر رکہتی ہین اگر شق اولی مرادہی
تو ممکن ہی کہ اوسی توحید صرف مراد ہو پہر اگر شق ثانی ہی تو ایمان عبارت از تصدیق ہی اور تصدیق مین تعین
مصدق بہ ضرور ہی ورنہ تصدیق مین اور شک مین فرق باقی نرہیگا **پادریصاحبکا قول** توحید کا
بہی ایسا ہی حال ہی کیونکہ وہ بہی حکم متشابہہ کا رکہتی ہی **محمد عمر صاحبکا قول** توحید کا یہہ حال
ہرگز نہین اگر توحید حکم متشابہات کا رکہتی تو جناب باری معارضہ سا تہ آیہ لو کان فیہما آلہتہ الا اللہ لفسدتا وغیرہ نکرتا
کیونکہ وہ فی نفسہ بقول آپکی حکم متشابہہ کا رکہتی ہے یہہ آپکی غلطی ہی **پادریصاحبکا قول** اگر توحید کی متشابہہ
ہونی پر تمام اہل اسلام کی علماء کی مواہیر ہوجائین اور مجہی دکہائین تو مانوں مواہیر علما کو مانا شہادت حق کو چہپانا
محمد عمر صاحبکا قول اس مضمونکا اہل اسلام مین سی تو کوئی انکار کرسکتا نہین باقی خلاصی اور
گریز کے اوپر بات ہے **پادریصاحبکا قول** اگر توحید ایسی نہین ہی تو کوئی دلیل اور برہان
اسپر قایم کیجی **محمد عمر صاحبکا قول** صدہا دلایل ہم قایم کرسکتی ہین منجملہ اونکی ایک یہہ ہی کہ اولا جاننا چاہئی
کہ تمام عالم ممکن بالامکان الخاص ہی اور معنی الامکان الخاص عبارت ہے اس سے کہ متساوی الوجود والعدم ہو نہ عدم اوسکا ضروری ہو اور
نہ وجود کیونکہ اگر عدم اوسکا ضرور ہو تو انقلاب امکان سی طرف امتناع کی ہوجائیگا اور اگر وجود اوسکا ضروری ہو

تو انقلاب امکان سے طرف وجوب کی ہو جائیگا حالانکہ وہ فی حد ذاتہ نہ مقتضی وجود کا ہو نہ عدم کا اگر موجود
ہو یا معدوم ہر صورت میں ترجیح بلا مرجح لازم آویگی جب یہ مقدمہ ثابت ہوگیا تو معلوم کرنا چاہیے کہ آیا وہ مرجح ایک ہے
یا کئی ہیں اگر ایک ہی تو فہو المدعی اور اگر کئی ہیں تو آیا وہ ممتاز صفات کمالیہ میں ہیں یا ناقصہ میں اگر کمالیہ میں
ہیں تو ضرور بعضی صفات وجہ کمال میں ایسی متحقق ہونگی کہ ایک میں پائی جائینگی اور دوسری میں نہونگی اور
یہ امر منافی شان واجبیت کی ہی کیونکہ واجب مجتمع جمیع صفات کمالیہ کا نام ہی نہ بعض کا اور اگر ممتاز صفات
ناقصہ میں ہیں تو تحقق اوسکا اول تسلیم کرنا چاہیے اور یہہ نسبت شان الوہیت کی بدرجہ اتم بدیہی البطلان ہی
(پھر تو جیسا کہ مشہور ہی کہ کسی نے ساری زلیخا پڑھ کر استاد سے پوچھا تہا کہ کہو مولانا زلیخا عورت تھی یا مرد یا
نے یہی ساری گفتگو محمد عمر صاحب سے سنکر پوچھا) **پادری صاحب کا قول** یہہ توحید جو تمنی ثابت کی ہے توحید
عددی ہی یا توحید حقیقی ہی **محمد عمر صاحب کا قول** یہہ تقسیم آپکی لغو اور حصر باطل ہی کیونکہ اگر توحید
عددی کی یہہ معنی ہیں کہ وہ پروردگار مصداق انہ واحد کا ہی تو یہہ منافی توحید حقیقی کی نہیں اگر کچھہ اور معنی
ہیں تو بیان کیجے ہمیں سنا دیجے **پادری صاحب کا قول** توحید حقیقی سے یہہ مراد ہے کہ مجموعہ عالم کا
نام واجب الوجود ہو جیسا کہ مذہب بیدانتیونکا ہی اور توحید عددی سے یہہ مراد ہی کہ خدا تعالی جہات
ستہ میں محاط ہو اور دو تو معنی واجب الوجود کی نسبت ہیں واحد ہونا واجب الوجود کا ہی **محمد عمر صاحب
کا قول** جناب پادری صاحب دونو طرفونکی توحید نہیں اگر تمام عالم کی مجموعہ کا نام واجب الوجود ہو تو
حیثیت علت اور معلول کی بجمیع وجوہ لازم آئیگی اور مقدم ہونا ایک شی کا اپنی نفس سے لازم آتا ہی اور
واجب الوجود کا ہونا ضروریات سے ہی اور نہ توحید عددی مصطلح جناب باصطلاح جدید ممکن ہی کیونکہ
محسوس ہونا جناب باریکا محال ہاں واسطے حکم اس امر کی کہ انہ واحد مطلقا بدیہیہ ضروری عام ہی کہ
بدیہیہ حسیہ ہو یا عقلیہ ہو اور بدیہیہ عقلیہ میں کچھہ سبحانہ وارد نہیں ہوتا فہو المراد) پادری صاحب نے یہہ تقریر سنکر
کچھہ جواب نہ دیا اور زبان سے لا و نعم نہ کہا) **محمد عمر صاحب کا قول** پادری صاحب آپ ہی کچھہ معنی
تثلیث کی زبان سے ارشاد کریں **پادری صاحب کا قول** عقل جمیع امور کو ادراک نہیں کر سکتی
خصوصا وہ امورات جو متعلق خالق کی ہوں ہاں اتنا ہم سمجھتے ہیں کہ تین اقنوم خداوند کی ذات میں
بمعنی اصل کی ہیں کہ وہ متحد فی الذات اور مختلف فی التشخص ہیں **محمد عمر صاحب کا قول** جناب یہہ
نہیں ہو سکتا کیونکہ تعدد تشخص مبنی بر تعدد وجود ہی جیسا اتحاد وجود اور اختلاف موجودات محال ہی

کیونکہ قیام عرض واحد محال متعددہ مین لازم آتا ہی ایسا ہی اختلاف وجود اور اتحاد ذوات محال ہی
پادری صاحب کا قول مین ہی مین گفتگو کرنی نہین آیا تہی سید احمد علی صاحب
نی فرمایا پادری صاحب ہم مشتاق اسبات کی ہین کہ وہ تحقیق بیان کیجی جسنی آپکو دین محمدی چہڑا کر دین عیسوی
اختیار کرا دیا پادری صاحب نی کہا میری تالیف دیکہو میر صاحب نے کہا کوئی اعتراض اوسمین سی بیان کرو
جواب سنلو پہر محمد عمر صاحب نی فرمایا ہان پادری صاحب کیا مضائقہ ہے اگر آپکو کوئی اعتراض دین
محمدی کی جانب سخت معلوم ہوتا ہی کہیی جواب سنکی اپنی تشفی کر لیجی (پادری صاحب نی کوئی اعتراض نکیا)
محمد عبد المجید صاحب نی فرمایا آپ جو گہڑی گہڑی کہتی ہین اور بار بار اپنی تالیف کا ذکر
دیتی ہین بندہ نی آپ کی تالیف تمام و کمال دیکہی ہی تحقیق الایمان اور ہدایت المسلمین کی بہی سیر کی
ہی آپکی تالیف مین یا تو وہ اعتراض ہین جو پادری فانڈر صاحب نے کئے ہین اور ہماری علماء نی اونکی
جواب شافی دئی ہین یا قران مجید کی نسبت مثل تعارض آیات و فصاحت وغیرہ وہ اعتراض آپنی لکہی ہین جنکو ہماری مفسرین
نی خود اعتراضا بیان کرکی وہ اعتراض اچہی طرح اوٹہا دئی ہین اگر آپنی کوئی اعتراض بنا تراشا کیا ہی ایسا
لغو ہی کہ تحقیق کا نام بہی نام کیا ہی اور نہین وجہ سی بیشتر اہل اسلام آپکی تالیف کیطرف التفات نہین کرتی اور
اوسکی تردید کا خیال دل پر نہین دہرتی اور آپکی تالیف مین باوجود ان باتونکی غلطیان بہی ایسی واقع ہین کہ مطالعہ کرنیوالے
کو سوائے دہوکہ دہی کا احتمال ہوتا ہی ناظر کو باعث ملال ہوتا ہی چنانچہ آپ اپنی کتاب ہدایت المسلمین مین تحریر فرماتی ہین
یعنی قران مجید مین پانسو آیتین منسوخ بتاتی ہین پادری صاحب نی کہا ہان محمد عبد المجید صاحب نی کہا یہہ بہی آپ جانتی ہین کہ
نسخ صرف احکام مین ہوتا ہی عقاید اور اخبار مین نہین ہوتا ہی پادری صاحب نے کہا درست ہے محمد عبد المجید صاحب
نی کہا آپ جانتی ہین قران مجید کی ایک ایک آیت مین کئی کئی احکام ہین پادری صاحب نی فرمایا درست ہی محمد عبد المجید
صاحب نی کہا تو اس صورت مین بقول آپکی قران مجید مین پانسو سی زیادہ احکام منسوخ ہونی چاہئے
حالانکہ قران مجید مین کل پانسو احکام ہین آپکو آیات منسوخہ گنوانی چاہئیں تہا پادری صاحب کو
کوئی جواب بن آیا فرمایا مین مولانا جلال الدین سیوطی کی کتاب سی یہہ بات لکہی ہے
محمد عبد المجید صاحب نے فرمایا کیون جہوٹ بولتی ہو اوس کتاب مین یہہ ہرگز نہین لکہا ہے
اور اپنی پہلی ہی کتاب مین مولانا جلال الدین سیوطی رح کی کتابکا حوالہ نہین دیا ہی دوسرے آپنی
کتاب اپنی تحقیق الایمان مین بیس برس تحقیق کرنی کا دعوی کیا ہے اور یہہ تو بالکل خلاف تحقیق ہے

یہہ کیسی تحقیق ہی کہ جیسکے کتابمین جو دیکہا لکہدیا اور نہ تحقیق ہر کسی کی قول پر اعتبار کیا پادری صاحب
بولی کہ یہہ امر تحقیق کی خلاف نہین بلکہ اصل تحقیق ہی محمد عبد المجید صاحب نی کہا اب تحقیق کی تعریف
سنائین اوسکی کچہہ کیفیت بتائین پادری صاحب نے فرمایا اس سی زیادہ اور کیا تعریف تحقیق ہوگی
کہ ایک بات آپکی ہان کے ایک بڑی عالم کی کتاب سی نکالکر لکہی جاوی محمد عبد المجید صاحب نی کہا
یہہ تعریف تحقیق کی آپنی کسی عربی یونانی انگریزی زبان کی کتابمین دیکہی ہوگی یا جناب نی اختراع
کی ہوگی رہی یہہ بات کہ کوئی کسی عالم محقق کتاب سی ای قول نہلی اوسکا ثبوت چاہئی پہر اوسکی غلطی کی وجہ دریافت
کرنی چاہئی اور بلا تحقیق مانئی والا مقلد ہوا نہ محقق پادری تاراچند صاحب نی فرمایا
کہ صاحب جیسی مولوی رحمۃ اللہ صاحب نی اعجاز عیسوی مین اکثر قول انگریزونکی نقل کئی ہین اگر اوسمین
غلطی نکلی تو مولوی صاحب کی ذمہ الزام نہین الا مولوی صاحب کی ذمہ اتنی بات ضرور ہی کہ وہ اوس کتابکا سنہ
طبع اور صفحہ کا نشان بتادین لہذا یہہ ہی (یعنی پادری عماد الدین) آپکو اوس کتابکا سنہ طبع
اور صفحہ کا نشان لکہہ بہیجینگے محمد عبد المجید صاحب نے کہا آپنی میری باتکا جواب نہین دیا اور انکی
باتکا جواب دینا مجہی ضرور نہین کیونکہ مین انکا مخاطب نہین ہان اگر پادری صاحب مجہی اجازت دین تو مین انکی باتکا
جواب دون اسلئی کہ مین پادری صاحبکا (یعنی پادری عماد الدین کا) مخاطب ہون (پادری تاراچند
صاحب نی سکوت کیا محمد عبد المجید صاحب نی پادری عماد الدین سی یہہ سوال کیا) اب نی ہدایت المسلمین مین
یہہ گفتگو تحریر کی ہی کہ امام جلال الدین سیوطی جنکی تفسیر کبیر جو سب سے بڑی تفسیر ہے حالانکہ بچہ بچہ جانتا ہے
کہ تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی کی ہی یہہ کیسی غلطی ہی بہلا جسکا آپنی حوالہ دیا وہ کس سن اور
کون سی مطبع مین چہپی ہی پادری صاحب بولے مینی وہ تفسیر ایک ولایتی کی
پاس قلمی دیکہی ہی محمد عبد المجید صاحب بولی واہ چہ گفت است سعدی در زلیخا
الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا صاحب یہ وہی بات آئی جیسی حافظ ولی اللہ صاحب اسی اپنی گفتگو
مین فرمائی کہ تیرہ سی کا نام سورہ یسین مین اور سورہ یسین پانچوین یا چہٹی سیپارہ مین (یہہ گفتگو
محمد عبد المجید صاحب سے پادری تاراچند صاحب نے سنکر فرمایا صاحب آپ لوگ ملاقات کرنی آئی ہین یا مباحثہ
کرنی تشریف لائی ہین چاہئی کہ مذہبی گفتگو موقوف کرو کچہہ اور ذکر کرو) محمد عبد المجید صاحب نی فرمایا
کہ پادری صاحبکی اور ہماری ملاقات یہی ہی کہ کوئی بات دین کی تحقیق ہو جاوے کچہہ انکو ہم سے اور ہمکو ان سے

فایدہ ہو جائے **پادریصاحب** نے فرمایا مین آپکا نہایت شکر گذار ہونگا اگر میری تحریر کے
تمام غلطیان صحیح کر کے میرے پاس بہیج دیجیگا ابکی مرتبہ مین اپنی کتابکو ترمیم کر کے چہپوادونگا یہہ سنکر اہل جلسہ نے
آفرین کی انصاف پر داد دی **شعر** وصل کی تدبیر کا خواہان رقیبون سے ہوا * تیری فرقت مین فراموش
اسقدر جاتا رہا * اور جسوقت **محمد عبدالمجید** صاحب جلسہ مین آئے تھے پادری تاراچند صاحب یہہ بہی ایک
جملہ زبان پر لائے تہے کہ جو باتین آپنی پادریصاحب سے تحقیق کرنی چاہتے تہے وہ باتین دریافت کین
پادریصاحب فرماتے ہین کہ جب مین یہان سے جاؤنگا امرت سر سے انکا جواب تحریری بہیجونگا بعد جلسہ کے راقم آثم
نے **محمد عبدالمجید** صاحب سے دریافت کیا وہ کیا باتین تہین انہون نے فرمایا یہہ باتین تہین کہ مولوی رحمت اللہ صاحب
نے اعجاز عیسوی کی مقدمہ کی فصل دوسری مین تحریر فرمایا ہے کہ ہارن صاحب نے اپنی تفسیر مین لکہا ہے کہ الوجین
فرقے نے جو دوسری صدی مین تہا اصل انجیل یوحنا اور اسیطرح سب تصنیفات یوحنا سے انکار کیا ہے
پادریصاحب اسکی جواب مین یون ارقام فرماتے ہین ـــ اور یہہ جو کہا کہ فرقہ الوجین بقول ہارن صاحب
یوحنا کی تصنیفات سے انکار کرتا تہا اسکا ہم کیا جواب دین مولوی صاحب کی عادت ہے کہ جہان پر جہوٹا حوالہ
دیا کرتے ہین وہان صرف کسی عالم کا حوالہ لکہدیتے ہین اوسکی کتاب کا صفحہ سطر نہین بتلاتے تاکہ لوگ خلاف
مین پڑجائین اور اونکی معتقد ہرگز راستی پر نہ آئین حضرت سلامت یہہ آپکا بیان کہ ہارن صاحب فرقہ الوجین کی
نسبت ایسا لکہتے ہین بالکل غلط اور جہوٹہہ ہے اور ہارن صاحب پر بہتان ہے الخ) **محمد عبدالمجید** نے
پادری تاراچند صاحب کو اوس تفسیر مین دکہا دیا کہ ہارن صاحب اپنی تفسیر کی چوتہی جلد حصہ دوسری کی باب ۲
دوسری فصل چہٹی مین صاف لکہتے ہین **قولہ** فرقہ ایلوجی جو کہ دوسری صدی مین تہا انجیل یوحنا اور
اور جون (یوحنا) دی کی نوشتجات کا منکر تہا الخ (اب ناظرین باتمکین خیال فرمائین، کہ مولوی صاحب کا
بہتان نکلا یا پادریصاحب کی بے علمی ظاہر ہوئی اب دیکہو کہ دہی کسکے منظور ہے اور کون چاہتا ہے
کہ میری معتقد راہ پر نہ آئین) دوسری بات یہہ ہے کہ مولویصاحب نے کتاب مذکور کی فصل مذکور مین تحریر
فرمایا ہے اور برشنیڈر کہ بہت بڑا عالم محقق گنا جاتا ہے کہتا ہے کہ یہہ سب انجیل اور نامے یوحنا کی تصنیف
اوسکی نہین بلکہ شروع دوسری صدی مین کسی عیسائی نے اوسکی نام سے لکہدئے ہین اسکی جوابمین پادریصاحب
تحریر فرماتے ہین ہان آپکا کہنا کہ برشنیڈر نے یوحنا کی سب تصنیفات سے انکار کیا ہے درست
ہے مگر اوسی ہارن صاحب کی جلد چوتہی صفحہ ۳۰۸ مین ہے کہ برشنیڈر نے جب دوسری دفعہ اپنی کتاب

ہدایت المسلمین چہپوہ شہ صفحہ ۵۰

قول ہارن صاحب

ہدایت المسلمین چہپوہ شہ صفحہ ۵۰

چہپوائی تو اوسنی اقرار کیا کہ وہ میرا قول غلط تہا اپنی غلطی سی توبہ کرتا ہون اور اپنے
کتاب کی ترمیم کرتا ہون پس آپکا یہہ حوالہ بہی غلط نکلا اور مجہی خوب یاد ہے کہ جب اعجاز عیسوی
تصنیف ہو رہی تہی اون دنون ڈاکٹر وزیر خان جو حقیقت مین اسکا مصنف ہے اور فضل الہی
سی دونون مذہبون کی علم سے بی نصیب تہا راتدن ہارنصا کی تفسیر دیکہتا تہا برشنیڈر کا حال
اوسی وہین سی ملا کیونکہ ہارنصاحب نی لکہا تہا کہ برشنیڈر نی ایک وقت مین یوحنا کی سب تصنیفات
سی انکار کیا تہا مگر تہوڑی دنون بعد جب سمجہہ آئی اور اوسکی خیالات ٹوٹ گئی اوسنی اپنی قول
سابق سی رجوع کی وزیر خانصاحب نی بیان سی آدہا فقرہ اوڑالیا اور باقی احوال اوسکا چہوڑدیا
اور یہی سبب ہے کہ صفحہ کا نشان ندیا کہ شاید کوئی جلد کہولکر دیکہی ایسی ایمانداری سی خدا کی پناہ
انتہی (ہم جانتی ہین شاید یہہ ہی کہ عیسائیونکی ہان روح القدس سی مستفید ہونا عبارت ہی کیونکہ
ہم شب و روز تجربہ کرتی ہین کہ جہان کوئی عیسائی ہوا اور تکبر اوسکا پانچوان عنصر ذاتی بن گیا ہمین نہین
جانتا کہ پادری صاحب کی اہل یا وہ کوئی سی ڈاکٹر صاحب کا کچہہ علم و فضل کم ہوگیا یا جو لوگ اونکی علم سی ماہر
ہین کیسا خیال آپکی افترا بندی سی بدل گیا ہان اکثر متعصب پادریونکا دل ضرور خوش ہوگیا افسوس
ہی آپکی محنت مفت برباد ہوئے جو صرف دنیا کی خیال سی ہی) محمد عبد المجید (مدینے اس امر
کی بابت بہت تحقیق کی تفسیر ہارنصاحب مین کہین برشنیڈر کی توبہ کرنیکا حال مذکور نہین ہارنصاحب نی اپنی
تفسیر مین کہین اس طرح سے نہین لکہا کہ برشنیڈر نی ایک وقت مین یوحنا کی سب تصنیف سی انکار کیا
تہا مگر تہوڑی دنو بعد جب سمجہہ آئی اور اوسکی خیالات ٹوٹ گئی اوسنی اپنی قول سابق سی رجوع کی
تفسیر ہارنصاحب کی چوتہی جلد حصہ ۲ باب ۲ فصل ۶ مین یہہ قول ہارنصاحب کا موجود ہے وہ
لکہتے ہین پر مجہی تعجب کیا ہی ایک بڑا محقق (ایم برشنیڈر) یہہ بیان کری کہ اس انجیل اور خطوط وغیرہ
سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ اسکو کسی چشم خود دیکہنی والی نی نہین لکہا لیکن کسی عیسائی نی شروع صدی
دوم مین بعد یوحنا وحی نویس کی تالیف کیا ہے انتہی - اب پادری صاحب لکہتی ہین کہ آدہا فقرہ
وزیر خان صاحب نی اوڑالیا حالانکہ مینی پادری تارا چند کو بہی یہہ جگہہ دکہائی اور اون سی کہا
کہ کہین برشنیڈر کی توبہ کا حال دیکہی انہون بہی بہت تلاش کیا لیکن کہین یہہ حال نہ ملا پادری
تارا چند صاحب نی میری طرف سے پادری صاحب سی یعنی (پادری عماد الدین سی) یہہ کیفیت دریافت کی

پادریصاحب نی بہی   باوجود موجود ہونی تفسیر مذکور کی ہمین حال ہارن برشنیڈر کا لکہا ہوا نہ دیکہا
نہین اوسکا حوالہ بتایا فرمایا کہ امرتسر سی اسکا جواب لکہونگا (اب پادریصاحب کی ایمانداری
خداکی پناہ یا ڈاکٹر صاحب کی) تیسری بات یہہ ہے کہ مولویصاحب کتاب مذکور کی فصل ۱ مذکو
مین لکہتی ہین اور کروٹیس جو بڑا عالم محقق ہی کہتا ہے کہ انجیل یوحنا مین بیس باب ہتی اکیسوان
باب یوحنا کی موت کی بعد کلیسیا افسس نے اپنی طرف سی ملادیا ہے پادریصاحب اوسکی جواب مین لکہتی
ہین اور یہہ جو کہا کہ کروٹیس الخ جواب یہہ ہے کہ کروٹیس کوئی عالم مشہور عیسائیونمین نہین ہی بلکہ
یہہ بہی ہمین نہین جانتی کہ وہ کون تہا اور کہان پیدا ہوا تہا صرف آپکی زبانی اوسکا نام سنتی ہین کسی
کتاب کا پتہ نشان بتلاؤ تو تحقیق کرین ورنہ تمہارا بیان غلط ہے الخ (محمد عبد المجید
تفسیر ہارنصاحب مین بیان برشنیڈر کا حال ہی (یعنی جلد ۴ حصہ ۲ باب ۲ فصل ۱۶ اوسکی بعد
یہہ عبارت موجود ہے **قولہ** یہہ بہی بڑی حیرت کی بات ہی کہ ایسا نامی محقق جیسا کہ کروٹیس
یہہ خیال کرہی کہ وحی نویس نی اپنی تاریخ ہماری عیسیٰ کی بیس بابونمین ختم کی اور اکیسوان
باب اوسکی موتکی بعد کلیسیا افسس والون نی جوڑدیا تہی ـ یہہ عبارت بہی پادری تاراچند
صاحب کو دکہائی تہی اسکی بابت پادریصاحب نی یعنی (پادری عماد الدین نی) یہہ ہی جواب دیا
کہ ہمین امرتسر سے اسکا جواب لکہونگا **تمام ہوئی گفتگو محمد عبد المجید صاحب کی**
اب ناظرین غور فرمائین کہ جسکو ہارنصاحب اسطرح سی لکہین کہ بڑی حیرت کی بات ہی کہ ایسا
نامی محقق جیسا کروٹیس اور پادری عماد الدین صاحب یہہ لکہین کہ عیسائی یہہ بہی نہین جانتی کہ وہ
کون تہا اور کہان پیدا ہوا صرف آپکی زبانی اوسکا نام سنا ہے سچ ہی اسیکا نام ایماندار
ہی اور ہنوز امرتسر سے بہی اسکا جواب کچہہ نہین آیا یہہ حال پادریصاحب کی علمیت اور اوسکی
کتابونکا ہے جو بطور نمونہ کے محمد عبد المجید صاحب نے بیان کیا اور تمام تالیف کا پادریصاحب
کے یہی حال ہے کوئی صاحب اُنکی کسی کتاب کی حوالہ پر اکتفا نکرین لازم ہے کہ خود
تحقیق کرین اور اونکی تالیف کی ایسی حال سی تعجب نہین جبکہ اونکا خود یہہ حال ہی جو **مولوی لفت حسین
صاحب** نے بعد گفتگو کی جلسہ عام مین ظاہر کیا یعنی بعد مزاج پرسی پادریصاحب سے کہا کہ پادری
صاحب یہی چند دن ہوئی ہین آپ سے یہہ کیا رنگ جما یا شاید بعد موقوفی مدرسہ فاضل کا کی آپ سے کوئی رنگ نہ جما جیسا کہ اللہ داد خان صاحب

اپنی فرمایا تھا کہ او دوست ہمارے کو چلین ہم مرید ہم مرشد بنین یا لوگ نیا مذہب نکالین ہمین یہہ بہین

خوب آتی ہین خوبصورت بیبیہ کہینچینگے پادریصاحب نے فرمایا شاید نیا مذہب نکالنی کا تو ذکر نہین آیا پادریصاحب نے

صاحب نے فرمایا کہ واقعات عادیہ سے تو ایسا ہی سمجھا جاتا ہی جب تو پادریصاحب کو سواء سکوت کی کچہہ بن

نہ آیا اور اسیات سے انکار نفرمایا پہر مولوصاحب نے فرمایا پادریصاحب آپکو یاد ہوگا کہ ایکبار آپنی لباس فقیری

پہن لیا تہا اور رسول شاہی ہوکر اونہین مین ملگئی تہی پادریصاحب نے فرمایا مین عالم جوانی مین ریش بہی مُنڈوا

اور کنجرونمین بہی جاتا تہا اور قدح بنگ بہی اوڑاتا تہا مولوصاحب نے فرمایا اب بہی تو آپ ضعیف نہین ہین

پہر مولوصاحب نے چند اذکار ایسی ہی پادریصاحب کی حالات کی پادریصاحب کی سامنی بیان کئی

لیکن پادریصاحب نے بالکل کسی بات سے انکار نہ کیا آخر الامر مولوصاحب نے فرمایا پادریصاحب ایک

مرتبہ آپکو شہر پانی پت کی محفل سماع مین حال آگیا تہا اور آپ بیہوش ہوگئی تہی ہر چند پانی وغیرہ آپ پر

ڈالا لیکن آپکو ہوش نہ آیا وہ کیا بات تہی پادریصاحب نے فرمایا وہ تو مین نے بدمعاشی کی تہی اسبات پر اہل جلسہ

ہنس پڑی اور کہا اب کیونکر یقین ہو کہ آپ نیک معاش ہین اور آپنی پادریونکی ساتہہ فریب نہین کیا

کیونکہ وہان محفل مین صرف کہانی کی لئی آپنی فریب کیا تہا یہان تو بہت سا فایدہ مقصود ہی یہہ باتین سنکر

پادریصاحب وہان سی کہڑی ہوگئی اور کمرہ کی صحن مین ٹہل قدمی کرنی لگی محمد عبدالمجید صاحب نے کہڑی ہوکر

پادریصاحب سی کہا اگر آپکی کسی کتاب کا جواب کوئی لکہی تو آپ جواب الجواب لکہینگے پادریصاحب نے فرمایا جو کچہہ میرے

دماغ کی خیالات تہی مینی ظاہر کردئی اب آپکا جو دل چاہے تحریر کرین جواب الجواب کی کیا ضرورت ہی تب معلوم ہوا کہ

پادریصاحب جواب الجواب نہ لکہینگی ورنہ ضرور اونکا جواب قلمی لکہکر بہیجا جاتا کیونکہ جواب قلمی مدت سی تیار

اور مولوی محمد ہاشم صاحب نے عرفان حقیقی اور تحقیق الایمان کا جواب تحریر کرکی خیر الواعظ مین چہپوایا تہا اوسکا جواب

بہی پادریصاحب نے تحریر نہین فرمایا

گواہ شد لالہ جہوک چند صاحب	گواہ شد امیت رای صاحب	العبد بندہ احمد حسن عفی عنہ	گواہ شد دین محمد طالب مدرسہ تعلیم المتعلمین	گواہ شد حکیم احمد اللہ صاحب
گواہ شد لالہ سجے دیال صاحب	گواہ شد ہر سہائی مل صاحب		گواہ شد محمد یعقوب صاحب	گواہ شد مولوی احمد الدین خان صاحب

رائی جہان آرائی لالہ چندر بہان صاحب

ہیچمدان بندہ چندر بہان خدمت ارباب تحقیق و صحاب تدقیق مین عرض پرداز ہی کہ یہہ مصنف
جانبین اور دلسوز طرفین ہی بروقت گفتگو حاضر و موجود تہا بنظر اس امر کی کہ مجہی بہی حقائق حق
مقصود تہا فی الواقع پادری عماد الدین جی کو ایک ادنی سی طالب علم سی دربارۂ اثبات تثلیث
کچہہ بات نہ بن آئی زک فاش اوٹہائی جب کچہہ بن نہ آیا یہہ کہکر پیچہا چہوڑایا کہ مین دہلی
مین گفتگو کرنی نہین آیا بعدہ میان عبد المجید صاحب نی جب اغلاط پادری جی
کی کتاب ہدایت المسلمین کے بیان کرکی جواب چاہا تو یہان بہی سر دہنکر رہ گئی حرف جواب
دہن تک نہ آیا عرق خجالت مین نہائی ہزار عاجزی اس مرحلہ پر آئی کہ گہر جاکی لکہہ
بہیجونگا جیسا ہوگا ویسا جواب دونگا جای غور ہی کہ جب ایک ادنی سی طالبعلم سی کہ جو حد
من الناس اہل اسلام ہی یہہ پادری جی عہدہ برا نہو سکی تو فاضل اہل اسلام سی کیا عہدہ برا
ہوتی ان پادری جی نی ناحق دین اسلام چہوڑا کچہہ نہ سمجہے مفت سنگ جہالت سے
گوہر ایمان توڑا بڑی ہی شرم کی بات ہے ہیہات صد ہیہات ہی

قطعہ تاریخ از نتائج طبع لالہ چندر بہان صاحب

ہوئی جب پادری کو زک فاحش	تو یہہ مینی بہی تاریخ لکہا
سر بحث سی بولا دل ہو آب	رہ تثلیث کا رد کیا ہے اچہا

قطعہ تاریخ از نتائج طبع حاجی غلام اکبر خان صاحب

۱۲۹

ہی دین و اہل حق سی ہوا جب بنا	تاریخ لکہی مینی یون او سدم کہ جا کہل
کر بحث اہل دین نی یہہ عقل عماد کا	دون بولا وہ شاہد و ش کیا اجراغ گل

در مطبع فاروقی دہلی باہتمام محمد معظم طبع گردید فقط

برای بحث ہوا جبکہ منعقد جلسہ
میہ بحث کرکی زلیس پادری عماد دین
الیضاً توہین یون پی تاریخ لکہید باادب
ہوئی فلک ہی بولا خراب خستہ اب
۱۲۸